﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 15 | جمعۃ المبارک 04/جولائی 2008ء | یکم رجب 1429 ہجری قمری ❁ 04/وفا 1387 ہجری شمسی | شمارہ 27

اللہ کے پسندیدہ بندے

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن غنم بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندے وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ یاد آجائے۔ اور اللہ تعالیٰ کے بُرے بندے وہ ہیں جو غیبت اور چغلیاں کرتے پھرتے ہیں۔ پیاروں کے درمیان تفرقہ ڈالتے ہیں اور نیک لوگوں کو مشقت اور ہلاکت میں ڈالنا چاہتے ہیں۔

(مسند احمد حدیث نمبر 17312)

ارشادات عالیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

افسوس کہ نیم مُلّا جن کی عاقبت خراب ہے اپنی جہالت سے قرآن کریم کے ایسے ایسے معنے کر لیتے ہیں جن سے اصل مطلب فوت ہو جاتا ہے۔

نہ معلوم ان سادہ لوح مولویوں نے کہاں سے اور کس سے سُن لیا کہ سَاعَة کا لفظ ہمیشہ قیامت پر ہی بولا جاتا ہے۔ افسوس یہ لوگ حیوانات کی طرح ہو گئے۔ قدم قدم پر اپنی غلطیوں سے ذلّت اُٹھاتے ہیں پھر غلطیوں کو نہیں چھوڑتے۔ قرآن کے منشاء کو ہرگز یہ لوگ نہیں سمجھتے۔

’’پھر کہتے ہیں کہ عیسیٰ کی نسبت ہے اِنَّهٗ لَعِلۡمٌ لِّلسَّاعَةِ (الزخرف:62) جن لوگوں کی یہ قرآن دانی ہے اُن سے ڈرنا چاہئے کہ نیم مُلّا خطرہ ایمان۔ اے بھلے مانسو! کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عِلۡمٌ لِّلسَّاعَةِ نہیں ہیں جو فرماتے ہیں کہ بُعِثۡتُ اَنَا وَ السَّاعَةُ کَھَاتَیۡنِ۔ اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِقۡتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانۡشَقَّ الۡقَمَرُ (القمر:2) یہ کیسی بدبودار نادانی ہے جو اِس جگہ لفظ سَاعَة سے قیامت سمجھتے ہیں۔ اب مجھ سے سمجھو کہ سَاعَة سے مُراد اِس جگہ وہ عذاب ہے جو حضرت عیسیٰؑ کے بعد طیطوس رُومی کے ہاتھ سے یہودیوں پر نازل ہوا تھا اور خود خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں سورۂ بنی اسرائیل میں اس ساعت کی خبر دی ہے۔ اسی آیت کی تشریح اس آیت میں ہے کہ مَثَلًا لِّبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ (الزخرف:60) یعنی عیسیٰ کے وقت سخت عذاب سے قیامت کا نمونہ یہودیوں کو دیا گیا اور اُن کے لئے وہ ساعت ہوگئی۔ قرآنی محاورہ کی رُو سے سَاعَة عذاب ہی کو کہتے ہیں۔ سو خبر دی گئی تھی کہ یہ سَاعَة حضرت عیسیٰ کے انکار سے یہودیوں پر نازل ہوگی۔ پس وہ نشان ظہور میں آگیا اور وہ سَاعَة یہودیوں پر نازل ہوگئی۔ اور نیز اُس زمانہ میں طاعون بھی اُن پر سخت پڑی اور در حقیقت اُن کیلئے وہ واقعہ قیامت تھا جس کے وقت لاکھوں یہودی نیست و نابود ہوگئے اور ہزارہا طاعون سے مَر گئے اور باقی ماندہ بہت ذلّت کے ساتھ متفرق ہو گئے۔ قیامت کُبریٰ تو تمام لوگوں کے لئے قیامت ہوگی مگر یہ خاص یہودیوں کے لئے قیامت تھی۔ اِس پر ایک اور قرینہ قرآن شریف میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّهٗ لَعِلۡمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمۡتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوۡنِ (الزخرف:62) یعنی اے یہودیو! عیسیٰ کے ساتھ تمہیں پتہ لگ جائے گا۔ کہ قیامت کیا چیز ہے اُس کے مثل تمہیں دی جائے گی۔ یعنی مَثَلًا لِّبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ (الزخرف:60) وہ قیامت تمہارے پر آئے گی اِس میں شک نہ کرو۔ صاف ظاہر ہے کہ قیامت حقیقی جواب تک نہیں آئی اُس کی نسبت غیر موزون تھا کہ خدا کہتا کہ اس قیامت میں شک نہ کرو اور تم اُس کو دیکھو گے۔ اُس زمانہ کے یہودی تو سب مَر گئے اور آنے والی قیامت اُنہوں نے نہیں دیکھی۔ کیا خدا نے جھوٹ بولا۔ ہاں طیطوس رُومی والی قیامت دیکھی۔ سو قیامت سے مُراد وہی قیامت ہے جو حضرت مسیح کے زمانہ میں طیطوس رومی کے ہاتھ سے یہودیوں کو دیکھنی پڑی اور پھر طاعون کے ذریعہ سے اُس کو دیکھ لیا۔ یہ خدا کی کتابوں میں پُرانا وعدہ عذاب کا چلا آتا تھا جس کا بائبل میں جابجا ذِکر پایا جاتا ہے۔ قرآن شریف میں اس کے لئے خاص آیت نازل ہوئی۔ یہی وعدہ قرآن شریف میں اور پہلی کتابوں میں موجود ہے اور اسی سے یہودیوں کو تنبیہ ہوئی۔ ورنہ دُور کی قیامت سے کون ڈرتا ہے۔ کیا اِس وقت کے مولوی اُس قیامت سے ڈرتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ اور جیسا کہ ابھی مَیں نے بیان کیا ہے۔ یہ لفظ سَاعَة کا کچھ قیامت سے خاص نہیں اور نہ قرآن نے اِس کو قیامت سے خاص رکھا ہے۔ افسوس کہ نیم مُلّا جن کی عاقبت خراب ہے اپنی جہالت سے ایسے ایسے معنے کر لیتے ہیں جن سے اصل مطلب فوت ہو جاتا ہے۔ آخری قیامت سے یہودیوں کو کیا خوف تھا۔ مگر قریب کے عذاب کی پیشگوئی بیشک اُن کے دِلوں پر اثر ڈالتی تھی۔

افسوس کہ سادہ لوح حجرہ نشین مولویوں کی نظر محدود ہے ان کو معلوم نہیں کہ پہلی کتابوں میں اسی سَاعَة کا وعدہ تھا جو طیطوس کے وقت یہودیوں پر وارد ہوئی اور قرآن شریف صاف کہتا ہے کہ عیسیٰ کی زبان پر اُن پر لعنت پڑی۔ اور عذاب عظیم کے واقعہ کو سَاعَة کے لفظ سے بیان کرنا نہ صرف قرآن شریف کا محاورہ ہے بلکہ یہی محاورہ پہلی آسمانی کتابوں میں پایا جاتا ہے اور بکثرت پایا جاتا ہے۔ پس نہ معلوم ان سادہ لوح مولویوں نے کہاں سے اور کس سے سُن لیا کہ سَاعَة کا لفظ ہمیشہ قیامت پر ہی بولا جاتا ہے۔ افسوس یہ لوگ حیوانات کی طرح ہو گئے۔ قدم قدم پر اپنی غلطیوں سے ذلّت اُٹھاتے ہیں پھر غلطیوں کو نہیں چھوڑتے کیا غلطیوں کی کوئی حد بھی ہے۔ قرآن کے منشاء کو ہرگز یہ لوگ نہیں سمجھتے۔ آسمان پر تو حضرت عیسیٰؑ کو مع جسم چڑھا دیا مگر جو الزام یہودیوں کا تھا اُس کا کچھ جواب نہ دیا۔ خدا جو فرماتا ہے کہ یہود کہتے تھے۔ اِنَّا قَتَلۡنَا الۡمَسِیۡحَ عِیۡسَی ابۡنَ مَرۡیَمَ (النساء:158) اور جواب دیتا ہے کہ نہیں بلکہ ہم نے اُس کو اُٹھا لیا۔ یہ کسی بات کا ردّ ہے کیا صرف قتل کا؟۔

سو سنو کہ یہودیوں کا بار بار یہ شور مچانا کہ ہم نے عیسیٰ کو صلیب کے ذریعہ سے مار دیا۔ اُن کا اِس سے یہ مطلب تھا کہ وہ ملعون ہے اور اُس کی رُوح موسیٰ اور آدم کی طرح خدا کی طرف نہیں اُٹھائی گئی۔ پس خدا کا جواب یہ چاہئے تھا کہ نہیں، در حقیقت اُس کی رُوح کا رفع ہوا۔ جسم کا آسمان پر اُٹھانا یا نہ اُٹھانا متنازعہ فیہ امر نہ تھا۔ پس نعوذ باللہ خدا کی یہ خوب سمجھ ہے کہ اِنکار تو رُوح کے رفع سے ہے جو خدا کی طرف ہوتا ہے۔ مگر خدا اِس اعتراض کا یہ جواب دیتا ہے کہ مَیں نے عیسیٰ کو زندہ بجسم عنصری دوسرے آسمان پر بٹھا دیا۔ خوب جواب ہے۔ اور ابھی مَرنا اور قبض رُوح ہونا باقی ہے۔ خدا جانے بعد اِس کے رفع رُوحانی ہو یا نہ ہو جو اصل جھگڑے کی بات ہے‘‘۔

(ضمیمہ کتاب نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 129 تا 131۔ مطبوعہ لندن)

دنیا کے مختلف ممالک میں صدسالہ یوم خلافت کی بابرکت تقریبات کا انعقاد

(مرسلہ :ایڈیشنل وکیل التبشیر ۔ لندن)

ماریشس(Mauritius):

25رمئی کو مجلس انصاراللہ ماریشس نے صدسالہ خلافت جوبلی کی مناسبت سے چیریٹی واک کا انعقاد کیا۔احباب جماعت نے تین لاکھ روپے (دس ہزار یوایس ڈالرز) سے زائد رقم جمع کی اور چار رفاہی اداروں کو چیک کی صورت میں رقم تقسیم کی۔ یہ واک(Walk) صبح نو بجے Munciplity of Quatre Borns سے شروع ہوئی۔میئر نے شرکاء سے خطاب کیا۔مکرم امیر صاحب ماریشس نے دعا کروائی۔ جماعت کے مرکز دارالسلام تک واک کی گئی۔ 350 سے زائد افراد بچوں، بوڑھوں اور نوجوانوں نے اس واک میں شرکت کی۔الیکٹرانک میڈیا نے بھی اس کو کوریج دی۔

۞......27رمئی کے تاریخی دن تمام مساجد میں اجتماعی نماز تہجد ادا کی گئی۔تمام مساجد میں بکروں کا صدقہ دیا گیا۔ ماریشس اور منسلک جزائر میں کل 52 بکرے ذبح کئے گئے۔ایک جماعتی وفد نے مکرم امیر صاحب کی سربراہی میں صدر مملکت ماریشس سے ملاقات کی اور صدسالہ خلافت جوبلی شیلڈ تحفۃً دی اور خلافت جوبلی کا تعارف کروایا۔

۞......اسی روز کل 201 مردوخواتین نے خون کا عطیہ دیا۔

۞...... ماریشس کے سب سے بڑے اور خوبصورت کانفرنس سینٹر "Swami Vivekanada" میں تمام افراد جماعت جمع ہوئے۔ایک بج کر بیس منٹ پر مکرم امیر صاحب ماریشس نے لوائے احمدیت لہرایا۔بچوں نے اجتماعی طور پر نظم ''ہمارا خلافت پہ ایمان ہے'' پڑھی۔مکرم امیر صاحب نے ایک پریس کانفرنس کی اور اس تاریخی دن کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

۞...... دو بجے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔نظم کے بعد تاریخ خلافت پر کوئز فائنل ہوا۔ دوران سال منعقد ہونے والے خلافت جوبلی کے علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں اوّل، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔اس کے بعد تمام احباب جماعت نے MTA کے ذریعہ تاریخی اجتماع دیکھنا اور سننا شروع کیا جس کے لئے آج وہ جمع ہوئے تھے۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطاب کو سب نے غور اور توجہ سے سنا۔سب احباب جماعت نے کھڑے ہوکر حضور انور کے ساتھ عہد دوہرایا اور اجتماعی دعا میں شرکت کی۔اس تاریخی جلسہ میں تین ہزار کے قریب احمدی شامل تھے۔نماز مغرب وعشاء باجماعت ادا کی گئیں اور تمام شاملین کی خدمت میں Take away کی شکل میں کھانا تقسیم کیا گیا۔

ناروے(Norway):

صدسالہ خلافت احمدیہ جوبلی کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ ناروے میں تقریبات کا آغاز باجماعت نماز تہجد اور دعاؤں سے ہوا۔اوسلو (Oslo) سے تقریباً 60 کلومیٹر پر واقع ایک ہال میں جلسہ یوم خلافت کے لئے انتظام کیا گیا۔جلسہ سے پہلے پرچم کشائی ہوئی۔مکرم امیر صاحب جماعت ناروے نے لوائے احمدیت لہرایا اور لورن سکوگ کے سابق میئر نے نارویجین پرچم لہرایا۔ بعدازاں مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔ بچوں اور بچیوں نے خلافت سے متعلق ترانے پڑھے۔سب میں شیرینی تقسیم کی گئی۔خلافت کے Logo والے غبارے فضا میں چھوڑے گئے۔

۞...... جماعت احمدیہ ناروے کی طرف سے مرکزی انتظام کے تحت یکصد بکروں کی قربانی بیرونی ملک کروائی گئی۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے Live خطاب کے لئے ایک بہت بڑی سکرین کا انتظام کیا گیا تھا۔سب نے بڑی توجہ اور انہماک کے ساتھ حضور انور کا خطاب سنا اور عہد دہرانے کے لئے کھڑے ہوئے۔حضور انور ایدہ اللہ کے پرمعارف اور روح پرور خطاب کے بعد ناروے میں خلفائے احمدیت کے دوروں کی ویڈیو دکھائی گئی۔

۞...... شام چھ بجے جلسے کا نارویجین سیشن شروع ہوا۔ناروے کی وزیر برائے انتظامیہ نے اس سیشن میں شرکت کی اور جماعت کو مبارکباد پیش کی۔لورن سکوگ کے میئر نے وزیراعظم کا پیغام پڑھ کر سنایا۔پیغام میں وزیراعظم نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کو مبارکباد پیش کی اور اپنی پرخلوص بہترین تمناؤں کا اظہار کیا۔اس جلسہ میں وزیر موصوفہ کے علاوہ ایک ممبر پارلیمنٹ، چار میئر صاحبان اور دو سیاسی رہنماؤں نے خطاب کیا۔ پھولوں کے تحائف پیش کرتے ہوئے جماعت کو مبارکباد پیش کی۔لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ایک نمائش کا اہتمام کیا گیا جسے مہمانوں نے دلچسپی سے دیکھا اور سراہا۔مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔اخبارات نے اس تقریب کی خبریں شائع کیں۔

نائیجیریا(Nigeria):

27رمئی 2008ء کو نائیجیریا کے 29 سرکٹس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب سننے کا اہتمام کیا گیا۔سکولوں میں چھٹی ہونے کی وجہ سے اطفال اور ناصرات نے بھی بڑی کثرت سے سینٹرز میں شرکت کی اور اس تاریخی خطاب کو سنا۔خطاب کا یوروبا اور ہاؤسا زبانوں میں ترجمہ بھی کیا گیا۔

نائیجیریا کے دو مشہور اخبارات میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کو شائع کیا گیا۔اسی طرح ریڈیو لیگوس اور وائس آف نائیجیریا پر صدسالہ خلافت جوبلی کے متعلق خبریں نشر ہوئیں۔

۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد (پاکستان) میں
معاندین احمدیت کی شرانگیزی
اور احمدی طلبہ وطالبات کے خلاف ظالمانہ اقدامات

پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد کے حوالے سے احمدی طلباء وطالبات کے خلاف ظالمانہ کارروائیوں کی خبر سے احباب جماعت کو ٹی وی، ریڈیو، اخبارات اور انٹرنیٹ کے ذریعہ علم ہوگیا ہوگا۔اس انتہائی قابل مذمت واقعہ کی کسی قدر تفصیلات ہدیۂ قارئین ہیں۔

مرکز سے موصولہ رپورٹس کے مطابق فیصل آباد میڈیکل کالج کی احمدی طالبات کے خلاف گزشتہ ایک ماہ سے ایک مہم جاری کی گئی جس میں ان پر الزام لگایا گیا کہ وہ احمدیت کی تبلیغ کرتی ہیں۔اس مہم کی پشت پناہی ہوسٹل کی وارڈن کررہی تھیں۔علاوہ ازیں جماعت اور بانی سلسلہ احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف انتہائی نازیبا اور گستاخانہ کلمات پر مشتمل پوسٹر لگانے کا سلسلہ بھی جاری کیا گیا۔اس مہم میں تیزی 28 مئی کو آئی جب حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے خلاف ایک نہایت دلآزار اور شرمناک پوسٹر طالبات کے ہوسٹل میں لگایا گیا۔ایک احمدی طالبہ اس پوسٹر کو لے کر وارڈن کے پاس گئیں اور ان سے ہوسٹل کے ماحول کو پرامن رکھنے کی درخواست کی۔وارڈن کا رویّہ بہت متعصّبانہ تھا۔بعد میں اس مہم میں کالج کے غیراز جماعت طلبہ بھی شامل ہوگئے۔مکرم پرنسپل صاحب تک بات پہنچنے پر طالبات کے والدین نے رابطہ کرکے ماحول کو سازگار بنانے کی خواہش کا اظہار کیا۔والدین کی رضامندی نہ ہونے کے باوجود پرنسپل صاحب نے تحفظ فراہم کرنے کی شرط پر تمام احمدی طالبات کو علیحدہ ہوسٹل میں رہائش مہیا کردی۔ یہ سب کچھ چونکہ ایک مہم کے طور پر ہورہا تھا چنانچہ بعض شدت پسند طلبہ کا ایک گروہ کالج کی فضا کو زہرآلود کرنے میں پہلے سے تیز ہوگیا تھا اور ان کی طرف سے احمدی طلبہ کو ڈرانے ،دھمکانے کا سلسلہ شروع ہوگیا۔نہ صرف یہ بلکہ ایک طالب علم تو کلاس رومز میں جاکر احمدیوں کے خلاف ہلّڑ بازی اور جلاؤ گھیراؤ کی باقاعدہ تبلیغ کرنے لگا۔نیز کالج کی عمارت پر بھی گندے اور دشنام آمیز پوسٹر لگانے کا کام شدومد سے شروع کردیا گیا۔

اس شرمناک ڈرامے کو 4 جون کی درمیانی شب اپنی انتہا تک پہنچادیا گیا جب چار احمدی طلبہ کو ان کے ہوسٹلوں سے اغواء کیا گیا۔انہیں ہوسٹل کے کمروں میں اسلحہ کے زور پر بند کیا گیا۔پھر ہوسٹلوں کے طلبہ نے ایک مجمع کی صورت میں انہیں میدان میں لاکر مارپیٹ اور تشدد کا نشانہ بنایا۔ان کے سامنے ان کی جماعت اور بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر دشنام طرازی کی گئی۔نعرے لگائے اور نہایت گندی ذہنیت کا مظاہرہ کیا گیا۔احمدی طلبہ کو گھنٹوں اپنی ناجائز حراست میں رکھ کر شدید ذہنی اذیت اور دکھ دیئے جاتے رہے اور انہیں مجبور کیا گیا کہ وہ یہ بیان دیں کہ جماعت کے خلاف جو دلآزار، گھٹیا اور سوقیانہ اشتہار لگائے گئے تھے انہیں ان طلبہ نے ہی پھاڑا ہے۔اس کارروائی کی ویڈیو ریکارڈنگ بھی کی گئی۔یہی نہیں بلکہ ایک مولوی کو بلاکر گند سنانے کا انتظام بھی کیا گیا۔

اسی دوران جب بعض طلبہ کے گھروں سے ان کی خیریت جاننے کیلئے ٹیلی فون آئے تو انہیں دھمکی دے کر جھوٹ بولنے پر مجبور کیا گیا کہ صرف اپنی خیریت کا ہی بتایا جائے۔پھر احمدی طلبہ کے کمروں کی تلاشیاں لی گئیں اور ان کا قیمتی سامان چرالیا گیا اور بعض کتابیں جلادی گئیں۔

اس سانحہ کی اطلاع پرنسپل صاحب کو دینے کی کوشش کی گئی تو وہ سورہے تھے۔پولیس سے رابطہ کیا گیا تو اسے بھی طلبہ نے باہر سے ہی واپس بھجوادیا۔بالآخر والدین نے پرنسپل صاحب کو صبح چار بجے کے قریب اٹھایا اور انہوں نے جاکر ان طلبہ کو اس اذیت سے وقتی طور پر نجات دلائی۔

اس ڈرامے کا ڈراپ سین اگلے روز یعنی 5 جون 2008ء کو ہوا جب شرپسندوں نے ہڑتال کی اور پرنسپل کے آفس کا گھیراؤ کیا اور تمام احمدی طلبہ کو کالج سے نکالنے کا مطالبہ کیا۔پرنسپل پنجاب میڈیکل کالج نے ڈسپلنری کمیٹی کا اجلاس بلاکر تمام 23 احمدی طلبہ کو کالج سے نکالنے کا نوٹیفکیشن جاری کردیا۔

اس سارے قصّہ کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ دنیا بھر کے مسلمہ قواعد کو بالائے طاق رکھتے ہوئے کسی ایک بھی احمدی طالبعلم کو کمیٹی نے نہ تو بلایا، نہ ہی الزامات کی فہرست مہیا کی اور نہ ہی کوئی نوٹس جاری کیا اور نہ ہی انہیں صفائی کا موقع دیا گیا۔ یہ دیکھا ہی نہیں گیا کہ آیا کوئی جرم سرزد ہوا بھی ہے یا نہیں؟۔اور قلم کی ایک جنبش سے احمدی طلبہ کے مستقبل کو تاریک کرنے کی کوشش کی گئی اور ایک پروفیشنل کالج میں جہاں وہ میرٹ پر داخل ہوئے تھے اور بعض ان میں سے فائنل ایئر میں پہنچ چکے تھے، کالج سے اخراج (Rustication) کا نہایت ظالمانہ، بہیمانہ اور سنگدلانہ نوٹیفکیشن جاری کردیا گیا جو کالج اور یونیورسٹی کے قواعد کی دھجیاں بکھیرنے والا ہے۔اس کی مذہبی، اخلاقی، قومی، بین الاقوامی بلکہ انسانی حیثیت بھی مشکوک ہے اور آئین پاکستان کے آرٹیکل II اور ملکی عدالتوں کے فیصلوں سے عین متصادم ہے کہ احمدی طلبہ کو صرف مذہبی بنیاد پر تعلیم سے محروم کردیا جائے۔

احباب جماعت خاص الحاح اور جوش سے دعا کریں اللہ تعالیٰ ظالموں کو خود اپنی گرفت میں لے اور انہیں ان کی ظالمانہ حرکتوں اور مامور زمانہ سے استہزاء کی عبرتناک سزا دے اور معصوم احمدی طلباء وطالبات کو شریروں کے شر سے اپنی حفاظت میں رکھے، انہیں ثبات قدم بخشے اور دینی ودنیوی ترقیات سے نوازے۔آمین

۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

پُرکیف عالمِ تصوّر کا مشاعرۂ جشنِ خلافت

اوراصحابِ مسیح الزماں کے عاشقانہ اشعار

(دوست محمد شاھد مورّخ احمدیت)

دوسری قسط

دوسری نشست

حضرت حافظ سیّد مختار احمد شاہ صاحب مختارؔ شاہجہانپوری

(تلمیذ خاص حضرت امیر مینائی لکھنوی ۔بیعت ۱۸۹۲ء۔ ۱۹۰۵ء میں جماعت احمدیہ شاہجہانپور کے سکرٹری تبلیغ کا فریضہ انجام دیا۔سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر کا چلتا پھرتا انسائیکلوپیڈیا تھے۔چوٹی کے اکابر علماء احمدیت آپ سے فیضیاب ہوئے مثلاً خالدِ احمدیت مولانا جلال الدین شمسؔ ، مولانا غلام احمد صاحب فاضل بدوملھوی۔یہ نظم بھی خلافت ثانیہ کے پہلے بابرکت جلسہ سالانہ قادیان دسمبر 1914ء میں پڑھی گئی تھی)

بڑا آج فضلِ خدا ہو رہا ہے
کہ حاصل مرا مدّعا ہو رہا ہے
ادھر احمدی ہیں ادھر احمدی ہیں
اولو العزم جلوہ نما ہو رہا ہے
ستاروں میں جس طرح ہو ماہ روشن
یہ رنگ آج صلِّ علیٰ ہو رہا ہے
یہ انبوہِ خلقت یہ جوشِ عقیدت
نہایت ہی راحت فزا ہو رہا ہے
مزے سے مزے لوٹتی ہیں نگاہیں
کہ منظر بہت خوشنما ہو رہا ہے
اُٹھیں کیوں نہ رہ رہ کے دل میں امنگیں
تماشائے شانِ خدا ہو رہا ہے
ہے ایک ایک محمود احمد کا شیدا
جسے دیکھتا ہوں فدا ہو رہا ہے
پھرے ہیں نہ عہدِ وفا سے پھریں گے
یہی تذکرہ جا بجا ہو رہا ہے
سوا اس کے ہے اور کچھ جس کے دل میں
وہ پابندِ حرص و ہوا ہو رہا ہے
کوئی جا کے کہہ دے اُس خود نما سے
جو اپنی ادا پر فدا ہو رہا ہے
کہیں منہ کی پھوکوں سے بُجھتا ہے سورج
ارے میرے دانا یہ کیا ہو رہا ہے
کدھر آج تیرِ ستم چل رہے ہیں
کدھر وار تیغِ جفا ہو رہا ہے
جو ہونا تھا بالقصد اس کو بھلایا
جو بھولے سے ہونا نہ تھا ہو رہا ہے
جو جائز نہ تھا ہوگیا آج جائز
جو تھا ناروا وہ روا ہو رہا ہے
وہ محمود احمد جو ہے ابن مہدی
اسی پر ستم برملا ہو رہا ہے
وہ کس کو سنائیں وہ کیوں کر دکھائیں
جو حالِ دلِ مبتلا ہو رہا ہے
نتیجہ یہ غیروں سے ملنے کا نکلا
کہ بھائی سے بھائی جدا ہو رہا ہے
بلاتے ہیں کس واسطے اب وہ ہم کو
مگر ان کو کچھ وہم سا ہو رہا ہے
ہوئی ہے نہ ہو گی امید ان کی پوری
کہ اب ان کا راز آئینہ ہو رہا ہے
بس اب امن اسی میں ہے مختارؔ احمدؐ
اُسے چھوڑ دو جو جدا ہو رہا ہے

(الفضل 16 فروری 1915ء صفحہ 5)

حضرت چوہدری محمد علی خاں صاحب اشرفؔ ہوشیار پوری

(بیعت 1903ء۔حضرت فضل عمر کے کلاس فیلو ہونے کا اعزاز رکھتے تھے۔سالہا سال تک ملک کے مختلف سکولوں کے ہیڈ ماسٹر رہے۔اخبار ''بدر'' قادیان میں بحیثیت مینیجر خوش اسلوبی سے دینی خدمات انجام دیں۔سرکاری ملازمت کے دوران شہنشاہ ہند، مہاراجہ جموں وکشمیر اور کئی امراء اور رُؤسَاء سے اپنی پُر جوش نظموں پر داد وصول کی اور انعام پایا۔ہجرت 1947ء کے بعد چنیوٹ میں قیام فرما ہوگئے تھے۔)

ہمارا خلیفہ ہے محمود نامی
کہ شاہی سے بہتر ہے جس کی غلامی
نہیں ہیں مریدی میں پنجابِ و ہندی
ہیں اس کی غلامی میں رومی و شامی
ہزاروں جماعت میں اس کی ہیں زاہد
ہیں اسکی غلامی میں صدہا ہی جامی
عدو کی نہ کچھ پیش جائے گی ہرگز
خدا اپنے پیاروں کا بنتا ہے حامی
جو دشمن تھے اپنے ہوئے غرق سارے
ہمیں آج حاصل ہوئی شاد کامی
جو بیعت میں محمود کی ہوگا اشرفؔ
ملے گی اسی کو مگر نیک نامی

(''دیوانِ اشرف'' صفحہ 138 مطبوعہ 1952ء)

حضرت قاسم علی خاں صاحب رامپوری

(عہدِ حضرت مسیح الزماں کے مشہور و معروف اور صاحبِ طرز شاعر)

شکرِ خدائے کن فکاں پروردگارِ قادیاں
پھر آئی فصلِ گلستاں لائی بہارِ قادیان
ہے لیلۃ القدر اس کی شب دن چشمِ خورشیدِ طرب
روشن ہیں کیا آیات ربِ لیل و نہار قادیان
شادابی باغِ جہاں رونق دہِ ہر بوستاں
وہ جاں فزا روح ورداں ہے گلعذارِ قادیان
راحت طلب نازک بدن گلہائے گلزارِ چمن
ہیں مائلِ رنج و محن دل میں ہے خارِ قادیان
خوبانِ عالم یک طرف یہ ابنِ مریم یک طرف
محمود اعظم یک طرف عالی تبار قادیان
ہر رنگ رنگِ مصطفیٰ ، ہر شان شانِ اصطفیٰ
ہرسو ہے غُل صلِّ علیٰ دیکھو نگارِ قادیان

(''تحفہ قادیان'' صفحہ 5 ناشر مولوی محمد عنایت اللہ صاحب بدوملھوی مالک نصیر بک ایجنسی اشاعت دسمبر 1919ء)

حضرت حکیم ڈاکٹر احمد حسین صاحب لائل پوری (غلّہ منڈی)

میر مجلس نے حاضرین کو بتایا کہ قبل اس کے کہ مَیں حضرت ڈاکٹر صاحب کو دعوت کلام دوں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ وہ خوش نصیب صحابی ہیں جنہوں نے 16 مئی 1908ء کو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے دربار میں پڑھی جانے والی آخری نظم سنائی۔مطلع اس تاریخی نظم کا تھا ؎

یا ربّ قادیاں میں میرا مزار ہووے
اور میرا ذرّہ ذرّہ اس پر نثار ہووے

(الحکم 18 جولائی 1908ء صفحہ 18)

اب نظامِ خلافت سے متعلق حضرت ڈاکٹر صاحب کی نظم سنئے۔:

وصیت ہے مسیحا کی ، رہوتم ایک جاں ہوکر
اگر روٹھے کوئی اس کو منا لو مہرباں ہوکر
یہی پہلا سبق ہے اور یہی تعلیمِ احمد ہے
رہیں سب احمدی آپس میں یک دل یک زباں ہوکر
انہیں کیا ہو گیا کیوں قادیاں کو چھوڑ بیٹھے ہیں
امنگیں دل کی دل میں ہی رہیں اُن کی عیاں ہوکر
نبی لکھ کر نبی سے آج جو انکار کرتے ہیں
خلافت کے عدو وہ بن گئے ہیں مہرباں ہوکر
مرے نالوں سے مرغانِ چمن فریاد کرتے ہیں
جواُن کے درد میں میں کر رہا ہوں نیم جاں ہوکر
الگ جو بھیڑ ہوتی ہے وہ اکثر بھیڑیوں کی ہے
یقیناً ایک دن اڑ جائے گی وہ دھجیاں ہوکر
یہ کیسے مولوی ہیں گالیوں پر جو اُتر آئے
یہ کیوں تہذیب سے عاری رہے پیرِ مغاں ہوکر
مقابل شیر کے آنا نہیں زیبا روباہ کو
عجب نادان ہیں اِترا رہے ہیں ناتواں ہوکر
میاں محمود احمد قدرت ثانیِ احمدؐ ہے
فدائے دیں یہی مصلح ہوا ہے نوجواں ہوکر
بتاؤ کس کی جرأت ہے کہ جو اس کے مقابل
میں سرِ میداں نکل آئے ذرا وہ پہلواں ہوکر
یہ ان فضلوں کا جامع ہے جنہیں احمد مسیح لایا
زباں کو تھام لے مت چھیڑ اسکو بدزباں ہوکر
خدا کی ایک سنّت ہے کہ جو ہرگز نہیں
ٹلتی کہ وہ پاکوں کا حامی ہے رہے گا مہرباں ہوکر
سنو اورسن کے ایم اے کی جماعت میں یہ کہہ دینا
مسیحا کہہ گئے ہیں احمدِ آخر زماں ہوکر
''کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولا سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو''

(تحفہ قادیان صفحہ 8تا 10)

تازہ آسمانی پیغام

اس پُرجلال کلام نے جادو کا سا اثر دکھلایا اور حاضرین پر ایک وجد کی کیفیت طاری کردی۔

ازاں بعد سٹیج سے یہ خوشخبری سنائی گئی کہ ابھی ایک تازہ آسمانی پیغام پڑھا جائے گا۔سب مخلصینِ خلافت اپنی نشست پر پوری دلجمعی سے تشریف فرما ہو جائیں ۔یہ سنتے ہی پوری مجلس میں خوش و مسرّت کی زبردست لہر دوڑ گئی ۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا تازہ آسمانی پیغام حسب ذیل روح پرور الفاظ میں تھا جو مستقبل میں ایک اہم سنگ میل ثابت ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے تحریک احمدیت کا آسمانی ادب نئے سے نئے تابناک ستاروں سے جگمگا اٹھا۔

فرمایا:'' مجھے رؤیا میں بتایا گیا ہے کہ قوم کی زندگی کی علامتوں میں سے ایک علامت شعر گوئی بھی ہے۔اور میں اپنی جماعت کے لوگوں کونصیحت کرتا ہوں کہ تم شعر کہا کرو یہی وجہ ہے کہ سالانہ جلسہ پر نظمیں پڑھنے کے لئے بھی وقت رکھا جاتا ہے۔تو میں نظم کو پسند کرتا ہوں .....اور رؤیا میں مجھے بتایا گیا ہے کہ اپنی جماعت کے لوگوں کو شعر کہنے کی تحریک کروں۔مگر انہی باتوں کی وجہ سے مجھے یہ بات سخت ناپسند ہے کہ اشعار ایسے طریق سے پڑھے جائیں کہ زبان خراب ہو۔ہمیں اس بات کے لئے بڑی غیرت رکھنا چاہیے کہ ہماری ملکی زبان خراب نہ ہو ..... چونکہ کوئی زبان صحیح طور پر بغیر سیکھے نہیں آسکتی اس لئے تمہارا بھی فرض ہے کہ اردو سیکھنے کے لئے خاص کوشش کرو اور عربی و انگریزی جن کا سیکھنا ضروری ہے ان کے ساتھ ہی اردو بھی سیکھو .....دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں مخالفین جب کوئی جواب نہ رکھتے اور آپ کے دلائل کی تردید بھی نہ کر سکتے تو کہتے کہ ان کی زبان میں جادو ہے۔واقعہ میں انبیاء کو جو زبان دی جاتی ہے وہ خاص اور معجزہ کے طور پر ہوتی ہے۔تو تمہارے لئے اردو سیکھنا بھی بہت ضروری ہے۔''

(الفضل 13 جون 1919ء صفحہ 4، خطاب 31مئی 1919ء بتقریب آمد حضرت سیّد ولی اللہ شاہ صاحب مجاہد بلادِ عربیہ)

حضرت سیّد میر محمد اسماعیل صاحب دہلویؔ

(حضرت سیّدہ نصرت جہاں بیگم کے مقدّس بھائی۔یکے از اصحاب کبار 313 نمبر 70۔ضمیمہ انجام آتھم ۔سیّدنا مسیح موعودؑ کے بے مثال عاشق اور علم الابدان اور علم الادیان کے جامع اور پیکر تصوّف۔''بخار دل'' آپ کے عارفانہ کلام کا نہایت ایمان افروز مجموعہ ہے جس سے آپ کے فانی فی اللہ ہونے کی خوب عکّاسی ہوتی ہے۔یہ نظم حضرت مصلح موعود کی سفر یورپ 1924ء سے کامیاب مراجعت پر سپرد قلم ہوئی اور مجمع عام میں سیّد عبدالغفور صاحب ابن حضرت میر مہدی حسن مجاہد ایران نے خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔)

شکر صد شکر ! جماعت کا اِمام آتا ہے
للہ الحمد ! کہ بانیلِ مرام آتا ہے
زیبِ دستار کئے فتح و ظفر کا سہرا
ولیم کنکرر اور فاتح شام آتا ہے
مغربُ الشّمس کے ملکوں کو منوّر کر کے
اپنے مرکز کی طرف ماہ تمام آتا ہے

پاس مینارِ دمشقی کے بصد جاہ و جلال
ہو کے نازل یہ مسیحا کا غلام آتا ہے
مرحبا! ہو گئی لندن میں وہ مسجد تعمیر
جس کی دیوار پہ محمود کا نام آتا ہے
سچ بتانا تم ہی اے مدّعیانِ ایماں
کون ہے آج جو اسلام کے کام آتا ہے
عظمتِ سلسلہ قائم ہوئی اس کے دم سے
خُوب پُہنچانا اسے حق کا پیام آتا ہے
آج سورج نکل آیا یہ کدھر مغرب سے
ہم سمجھتے تھے کہ مشرق سے مدام آتا ہے
مژدہ اے دل کہ مسیحا نفسے می آید
کہ زِ انفاسِ خوشش بوئے کسے می آید
قادیاں! تجھ کو مبارک ہو وُرُودِ محمود دیکھ
لے ! دیکھ لے! شاہنشہِ خُوباں ہے وہی
آج رونق ہے عجب کوچہ و برزن میں ترے
بادہ خواروں کے لئے عیش کا ساماں ہے وہی
رشک تجھ پر نہ کرے چرخِ چہارم کیونکر
طورِ سینا پہ ترے جلوۂ فاراں ہے وہی
آمدِ فخرِ رُسل حضرتِ احمد کا نزول
دونوں آئینوں میں عکسِ رخِ جاناں ہے وہی
زِ آتشِ وادیٔ ایمن نہ منم خرّم و بس
موسیٰ ایں جا بأمید قبسے می آید
آپ وہ ہیں جنہیں سب راہ نما کہتے
ہیں اہل دل کہتے ہیں اور اہلِ دعا کہتے ہیں
آپ کو حق نے کہا ’’سخت زکی‘‘ اور
’’فہیم‘‘ ’’مظہرِ حق وعُلیٰ ظِل خدا‘‘ کہتے ہیں
رستگاری کا سبب آپ ہیں قوموں کے لئے
ہر مصیبت کی تمہیں لوگ دوا کہتے ہیں
آپ وہ ہیں کہ جنہیں ’’فخرِ رُسل‘‘ کا ہے خطاب
دیکھنے والے جب ہی صلِّ عَلیٰ کہتے ہیں
استجابت کے کرشمے ہوئے مشہورِ جہاں
آپ کے در کو درِ فیض وعطا کہتے ہیں
میں بھی سائل ہوں طلبگار ہوں اک مطلب کا
کوئے احمدؐ کا لوگ مجھے گدا کہتے ہیں
میری اک عرض ہے اور عرض بھی مشکل ہے بہت
دیکھئے آپ بھی اسے سن کر کیا کہتے ہیں
جس کی فرقت میں تڑپتا ہوں ، وہ کچھ رحم کرے
یعنی مِل جائے مجھے جس کو خدا کہتے ہیں

(الفضل 25 نومبر 1924ء صفحہ 2)

حضرت ڈاکٹر منظور احمد صاحب منظور بھیروی

ابن حضرت مولانا محمد دلپذیر بھیروی

(سال بیعت 1908ء ۔ 1947ء کے پُرفتن ایّام میں مرکز احمدیت قادیان کو الوداع کہہ کر سلانوالی ضلع سرگودہا میں مقیم ہو گئے۔ نظم برائے سلور جوبلی خلافت احمدیہ 1939ء)

میرے مہدی کا جگر پارا پیارا محمود
میرا محمود، میری آنکھوں کا تارا محمود
اس کے ہی قدموں میں اب پائینگی قومیں برکت
بے نواؤں کا، غریبوں کا، سہارا محمود
احمدی اٹھ ذرا دنیا میں منادی کردے
آج بے چاروں کا ایک ہی چارا محمود
وہ حقارت سے جسے بچہ کہا کرتے تھے
آئیں اب دیکھیں ذرا آ کے ہمارا محمود
کاش کہتا کوئی منظورؔ مجھے بھی آکر
یاد کرتا ہے تمہیں آج تمہارا محمود

(الحکم دسمبر 1939ء صفحہ 47)

حضرت منشی محمد حسن رہتاسی

ابن حضرت منشی گلاب دین خان صاحب رہتاسی

(سال بیعت 1895ء۔ صحابی بن صحابی اور شاعر بن شاعر۔ پاکستان بننے کے بعد مسجد فضل لائل پور میں بود و باش کر لی اور یہیں انتقال کیا۔ آپ کے والد کا نام حضرت مسیح موعودؑ نے 313 اصحاب کی فہرست میں نمبر 34 پر تحریر فرمایا ہے)

1۔

زندگی قرآن پر ہو موت بھی قرآن پر
مومنوں کا ہے یہی لبّ لبابِ زندگی
درسِ قرآں دے رہے تھے جب امیر المومنین
اور تھے خدّام بھی کھولے نصابِ زندگی
طبعِ رنگیں میں سرور آیا تو بول اٹھے حسنؔ
چھیڑتے ہیں یوں خدا والے ربابِ زندگی

(کلام حسن رہتاسی صفحہ 38-39
مرتب ڈاکٹر نذیر احمد ریاضؔ واقف زندگی مرحوم
مطبوعہ نور آرٹ پریس راولپنڈی)

2۔

اے امیر المومنین فضلِ عمر، فرّخ تبار
دیدہ و در پہ ترے نورِ خلافت آشکار
پر تجھے ابنائے ظلمت دیکھ سکتے کس طرح
از دو چشمِ شپّراں ، پنہاں خُورِ نصف النہار

(ایضاً صفحہ 120)

(باقی آئندہ)

✡✡✡✡✡✡

اس میں بس بولتا خدا دیکھا

(27 رمئی 2008ء کو خلافت احمدیہ کے سوسال پورا ہونے کے موقع پر امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے پُرشوکت، جلالی، ولولہ انگیز اور روح پرور خطاب کے حوالہ سے چند اشعار)

ہم نے اِک مرد باخدا دیکھا — نور ہی نور سے بھرا دیکھا
جس کو کم گو تھا اب تلک پایا — اس کو کل بولتے جُدا دیکھا
اس کا ہر بول تھا خدائی بول — اس میں بس بولتا خدا دیکھا
بات دوٹوک جب عدو سے کی — صورتِ شیرِ نَر کھڑا دیکھا
غلبۂ دینِ مصطفیٰ کے لئے — مثل کوہِ گراں ڈٹا دیکھا
تھا زبانوں پہ نعرۂ تکبیر — دل کو بھی عجز سے جھکا دیکھا
اس سے عہدِ وفا کو دہراتے — ہر کوئی حَبْل سے بندھا دیکھا

(مبارک احمد ظفر)

کوسووو (Kosovo) کے تیسرے جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: جاوید اقبال ناصر ۔ مبلغ سلسلہ)

کوسووو جماعت کا تیسرا جلسہ سالانہ مورخہ مورخہ 18رمئی بروز اتوار کوسووو کے دارالحکومت Prishting میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ کی تیاری بہت پہلے سے شروع کر دی گئی تھی۔ اس دفعہ پہلی بار جلسہ کے لئے دعوت نامے بھی تیار کر کے غیر از جماعت احباب اور زیرِ تبلیغ افراد کے درمیان تقسیم کئے گئے۔ خدام نے باقاعدہ وقف عارضی کر کے جلسہ سالانہ کی تیاری کی۔ مورخہ 17رمئی کو مکرم امیر صاحب جرمنی نے ناظمین ونائب ناظمین اور کارکنان کے ساتھ تفصیلی میٹنگ کی اور ہدایات سے نوازا۔ البانیہ سے بھی ایک وفد مکرم مبلغ صاحب کی زیرنگرانی پہنچا۔

مورخہ 18رمئی بروز اتوار جلسہ سالانہ کا آغاز ساڑھے نو بجے مکرم امیر صاحب جرمنی کی صدارت میں باقاعدہ تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ پہلے اجلاس میں پانچ مقررین نے ’’سیرت آنحضرت ﷺ اور خلفاء کرام، خلافت کی برکات واہمیت، خلافت احمدیہ کی صدسالہ تاریخ‘‘ کے موضوعات پر اپنے خطابات سے نوازا۔ اس کے علاوہ ایک تقریر انگریزی میں بھی ہوئی۔

اختتامی اجلاس میں کوسووو جماعت کے صدر صاحب نے نماز کی اہمیت وبرکات کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد ایک گھنٹہ تک مکرم امیر صاحب جرمنی نے غیر از جماعت احباب کے سوالوں کے جواب دئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جلسہ میں حاضری 159 رہی جس میں 87 غیر از جماعت دوست شامل ہوئے۔ جرمنی اور البانیہ کے علاوہ مقدونیہ سے بھی نمائندگان کی آمد ہوئی۔ اس جلسہ کے موقع پر پہلی دفعہ لوائے احمدیت لہرایا گیا۔

جماعت احمدیہ ناروے کے زیر اہتمام
یوم مسیح موعود علیہ السلام کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: چوہدری شاھد محمود کاھلوں ۔ مبلغ سلسلہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ناروے کو جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ 23رمارچ کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے جماعت ناروے کی تمام جماعتوں میں 17رمارچ کو جلسے کئے گئے اور ان جلسوں کی صدارت کے لئے ممبران مجلس عاملہ کو بطور نمائندگان بھجوایا گیا۔

مورخہ 23رمارچ کو مرکزی طور پر مسجد بیت النور اوسلو میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا اہتمام کیا گیا۔

اس بابرکت تقریب کی پہلی تقریر مکرم فیصل سہیل صاحب سیکرٹری تبلیغ ناروے نے ’مسیح آچکا ہے‘ کے موضوع پر نارویجن زبان میں کی۔ اس کے بعد مکرم خواجہ عبد المومن صاحب کا تازہ کلام دربارہ شان حضرت مسیح موعودؑ عبدالمنعم ناصر صاحب نے ترنم کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔

خاکسار نے ’’رسالہ الوصیت اور صداقت مسیح موعودؑ‘‘ کو موضوع بنایا اور اس حوالہ سے نظام خلافت اور نظام وصیت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ دونوں نظام حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا روشن نشان ہیں۔ جلسہ کی مناسبت سے لجنہ اماء اللہ نے چند سلائیڈز پیش کیں جو بڑی محنت سے تیار کی گئیں تھیں۔

مکرم زرتشت منیر احمد خانصاحب نے حضرت مسیح موعود کی صداقت میں ظاہر ہونے والے بعض نشانات کا خاص طور پر ذکر کیا۔ جلسہ میں 300 سے زائد احباب وخواتین نے شرکت کی۔

❁❁❁❁❁❁

انٹرنیشنل مسرور باسکٹ بال ٹورنامنٹ

صدسالہ خلافت جوبلی کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ یوکے انٹرنیشنل مسرور باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا انعقاد کر رہی ہے۔ یہ ٹورنامنٹ مورخہ 2راور 3راگست 2008ء کو گلفورڈ (Guilford) کے Leisure Centre میں ہوگا۔ مقابلوں میں حصہ لینے یا مزید معلومات کے لئے حسب ذیل نمبروں میں سے کسی پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

(1) محمد ناصر خان 07956815056 (2) مرزا عبدالرشید 07950220637
(3) مرزا عبدالباسط 07956514592 (4) مرزا حفیظ احمد 07882835227

(سیکرٹری مجلس صحت ۔ یوکے)

خطبہ جمعہ

جو لوگ غلط معلومات دے کر چند پاؤنڈ حکومت سے لے لیتے ہیں گویا وہ زبان حال سے یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ ہمارا رازق خدا نہیں بلکہ ہماری چالاکیاں ہیں۔ اگر ہم میں ایسے چند ایک بھی ہوں تو وہ نہ صرف اپنے آپ کو اللہ سے دُور کر رہے ہوتے ہیں بلکہ جماعت کو بھی بدنام کرنے والے بن رہے ہوتے ہیں۔

کسی بھی ایسے شخص کا اگر پتہ چلے تو اس سے چندہ لینا بند کر دیں۔ اگر خدا تعالیٰ کو رزّاق نہیں سمجھنا تو پھر اللہ تعالیٰ کو بھی اپنے دین کے لئے آپ کے مال کی ضرورت نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہات دنیا سے آزاد کرکے اس کے کاموں کا خود متکفل ہو جاتا ہے۔

ہر احمدی کو یہ خیال رکھنا چاہئے کہ اس کا مال پاک ہو اور اگر وہ اپنے مال میں اضافہ کرنا چاہتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے تو دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اس میں برکت ڈالتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں کئی ایسے لوگ ہیں جو اپنے اوپر تنگی بھی کر لیتے ہیں لیکن چندوں میں کمی نہیں آنے دیتے۔ یہ چندہ بھی ہر ایک کی اپنی ایمانی حالت اور اللہ کے توکّل پر منحصر ہے۔

آج جو احمدیوں کے خلاف پاکستان میں بھی مخالفت کا بازار گرم ہے اور انڈونیشیا سے بھی خبریں آ رہی ہیں دونوں جگہ مُلّاں اور سیاستدانوں کے جوڑ کی وجہ سے یہ مخالفت ہے۔

خلافت کے سو سال پورے ہونے نے ان کے اندر حسد کی اور بغض کی آگ کو اور بھی بھڑکا دیا ہے۔

ہم تو اس ذُوالْقُوَّۃِ الْمَتِیْن خدا کے ماننے والے ہیں جو اپنے بندوں کے لئے غیرت دکھاتا ہے اور جب دشمنوں کو پکڑتا ہے تو ان کی خاک اڑا دیتا ہے۔ پس سب احمدی صبر اور حوصلے سے کام لیں۔

تمام دنیا کے احمدیوں کو اپنے انڈونیشین اور پاکستانی احمدی بھائیوں کے لئے دعا کی تحریک

امریکہ اور کینیڈا کے سفر پر روانگی سے قبل احباب کو دعا کی خصوصی تحریک

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ **13**/جون2008ء بمطابق**13**/احسان 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ ۔

گزشتہ خطبہ کے مضمون کو ہی آگے چلاتے ہوئے قرآن کریم کی آیات کے حوالہ سے رزق اور صفت رزاق کے بارے میں آج بھی کچھ کہوں گا۔ مَیں نے گزشتہ خطبہ میں ذکر کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں ہی ہوں جو تمہیں رزق مہیا کرتا ہوں اور نہ صرف انسانوں کو بلکہ ہر قسم کی مخلوق کو جسے بھی کھانے کی حاجت ہے۔ اور جہاں تک انسان کا تعلق ہے، بحیثیت اشرف المخلوقات اسے مادّی رزق کی بھی ضرورت ہے اور روحانی رزق کی بھی ضرورت ہے۔

ایک مومن کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ پر توکّل رکھو اور اس کے احکامات پر عمل کرو، تقویٰ کو مدنظر رکھو، تو ایسے ذریعوں سے اسے رزق ملتا رہے گا جس کا ایک غیر مومن تصور بھی نہیں کر سکتا۔ کئی خط مجھے احمدیوں کے ملتے ہیں جن میں مختلف لوگوں نے، مختلف ملکوں میں بسنے والے احمدیوں نے اپنے اپنے تجربات اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر کیا ہوتا ہے کہ کس کس طرح اللہ تعالیٰ ان کے کاروباروں میں برکت ڈال کر انہیں نواز رہا ہے۔ بعض دفعہ ایک کام کے ہونے یا کسی کاروبار میں اس قدر منافع ہونے کی

امید بھی نہیں ہوتی، لیکن اللہ تعالیٰ غیر معمولی فضل فرماتا ہے اور توقع سے کئی گنا زیادہ منافع ہو جاتا ہے۔ اور پھر لکھنے والے لکھتے ہیں کہ یہ بات ہمارے ایمان میں اضافے کا باعث بنتی ہے۔ حقیقت میں ایک حقیقی مومن کی یہی نشانی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اس پر فضل فرمائے تو فوراً اس کی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے۔ وہ شکرگزار بنتا ہے اور اسے بننا چاہئے کیونکہ ایک مومن کو اس بات کا ادراک ہے کہ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ (لقمان:13) یعنی جو بھی شخص شکر کرتا ہے اس کے شکر کرنے کا فائدہ اسی کو پہنچتا ہے اور یہی ایک مومن کی نشانی ہونی چاہئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی جب اپنی اولاد کے لئے رزق کی دعا کی تو ساتھ ہی یہ عرض کی کہ وہ تیرے شکرگزار رہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم میں اس کا ذکر ملتا ہے وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ (ابراهيم:38) یعنی انہیں پھلوں میں سے رزق عطا فرما تا کہ وہ تیرے شکرگزار بنیں۔

پس کاروبار میں برکت، تجارتوں میں برکت، زراعت میں برکت، یہ سب پھل ہیں جو رزق میں اضافے کا باعث بنتے ہیں اور جب مومن ان فضلوں کو دیکھتا ہے تو شکرگزاری میں بڑھتا ہے اور یہ بات اس کے ایمان میں اضافہ کا باعث بنتی ہے۔ اس کے تقویٰ میں اضافہ کا باعث بنتی ہے اور بننی چاہئے۔ جب ایک مومن ایمان اور تقویٰ اور شکرگزاری میں بڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے مزید نعمتوں سے نوازتا ہے۔ اس کے پھلوں میں مزید برکت پڑتی ہے۔ اس کے رزق کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مزید بڑھاتا ہے۔ یہ سلوک اللہ تعالیٰ انہی سے فرماتا ہے جو ایمان میں بڑھے ہوئے ہیں یا بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو یہ رزق کا اضافہ کوئی اتفاقی حادثہ نہیں ہے کہ کسی نے لکھا کہ میرے رزق میں غیر معمولی طور پر اضافہ ہو گیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق ہے کہ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (ابراهيم:8) یعنی اگر تم شکرگزار بنو گے تو مَیں تمہیں اَور بھی زیادہ دوں گا۔ ایک غیر مومن کے لئے تو کہا جا سکتا ہے کہ قانون قدرت کے تحت اس کی محنت کو اللہ تعالیٰ نے پھل لگایا لیکن ایک مومن کے لئے اس سے زائد چیز بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری اور ایمان اور تقویٰ میں بڑھنے کے ساتھ جب محنت ہو تو کئی گنا زیادہ پھل لگتا ہے اور پھر صرف محنت پر ہی منحصر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ پھر مومن کو اگر اس کی محنت میں کوئی کمی رہ بھی گئی ہو تو اپنے فضل سے اس کمی کو پورا کرتے ہوئے زائد بھی عطا فرماتا ہے یا اس کمی کو پورا فرماتا ہے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اگر اُس کا خدا تعالیٰ پر ایمان ہے تو خدائے تعالیٰ رزّاق ہے۔ اس کا وعدہ ہے کہ جو تقویٰ اختیار کرتا ہے اس کا ذمہ وار مَیں ہوں۔ پس یہ ہے اس خدا کا اپنے بندوں سے سلوک جو رزّاق ہے کہ تھوڑی محنت میں بھی برکت ڈال دیتا ہے۔

یا بعض دفعہ غیر مومن کو یہ بتانے کے لئے، مومن کی انفرادیت قائم کرنے کے لئے، ایک جیسی محنت کے باوجود مومن کے کام میں برکت ڈال دیتا ہے۔ مَیں ذاتی طور پر بھی اس بات کا تجربہ رکھتا ہوں اور کئی احمدی بھی مجھے لکھتے ہیں کہ ہماری فصل ہمارے غیر از جماعت ہمسائے سے زیادہ نکلتی ہے تو وہ بڑے حیران ہو کر پوچھتے ہیں کہ تم نے کیا چیز ہمارے سے زائد کی ہے جو تمہاری فصل اچھی ہوگئی۔ تو یہی لکھنے والے لکھتے ہیں کہ ہمارا جواب یہی ہوتا ہے کہ جو 1/10 یا 1/16 ہم نے اس فصل کا خدا کی راہ میں دینا ہے وہ تمہارے سے زائد ہے، جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے برکت ڈال دی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (سورة الطلاق :3-4) یعنی اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے، اللہ اس کے لئے کوئی نہ کوئی راستہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے رزق دے گا جہاں سے رزق آنے کا اسے خیال بھی نہیں ہوگا۔

یہ معجزات جو ہوتے ہیں، یہ غیر معمولی فضل جو ہوتے ہیں اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک شرط رکھی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے صفت رزّاق کا کوئی غیر معمولی اظہار کرنا ہے تو بندے کو بھی تو غیر معمولی تعلق میں بڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنے ولی ہونے کا ثبوت دیتا ہے تو بندہ بھی تو اپنی بندگی کے حق ادا کرنے کی کوشش کرنے والا ہونا چاہئے۔ یہ ٹھیک ہے کہ حق تو بندگی کا کبھی ادا نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کا شکر کرتے انسان اگر اپنی تمام زندگی بھی ماتھا رگڑتا رہے تو حق بندگی ادا نہیں ہو سکتا۔ لیکن کوشش تو ہونی چاہئے، تقویٰ کی راہوں کی طرف قدم تو بڑھنے چاہئیں۔

تقویٰ کیا ہے؟ ایک جگہ اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”تقویٰ کے بہت سے اجزاء ہیں۔ عُجب، خود پسندی، مال حرام سے پرہیز اور بد اخلاقی سے بچنا بھی تقویٰ ہے۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 50 جدید ایڈیشن)

پس ایک مومن کا کام ہے کہ ان بُرائیوں سے بچے، تبھی وہ ان لوگوں کے زُمرہ میں شمار ہوگا جو تقویٰ پر قدم مارنے والے ہیں اور جن کے لئے اللہ تعالیٰ بھی اپنی جناب سے پھر ایسے ایسے ذریعوں سے ضروریات پورا کرنے کے سامان پیدا فرماتا ہے کہ انسان خود حیران ہو جاتا ہے کہ یہ کیسے ہوا؟

مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا (سورة الطلاق :3) کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”باریک سے باریک گناہ جو ہے اسے خدا تعالیٰ سے ڈر کر جو چھوڑے گا خدا تعالیٰ ہر ایک مشکل سے اسے نجات دے گا۔ یہ اس لئے کہا کہ اکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ ہم کیا کریں، ہم تو چھوڑنا چاہتے ہیں مگر ایسی مشکلات آ پڑتی ہیں کہ پھر کرنا پڑ جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ وہ اُسے ہر مشکل سے بچا لے گا“۔ (البدر جلد 2 نمبر 12 مورخہ 10/ اپریل 1903ء صفحہ 92)

جو اقتباس مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پڑھا ہے اس حوالے سے اُن لوگوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں جو اِن مغربی ملکوں میں سوشل ہیلپ (Social Help) لیتے ہیں۔ مختلف ملکوں میں اس مدد کے جو بھی نام ہیں، یہ حکومت کی طرف سے ملنے والی مدد ہے جو یا بیروزگاروں کو ملتی ہے یا کم آمدنی والوں کو تا کہ کم از کم اس معیار تک پہنچ جائیں جو حکومت کے نزدیک شریفانہ طور پر زندگی گزارنے کے لئے روزمرہ ضروریات پورا کرنے کا معیار ہے۔ مغربی حکومتیں، بعض ان میں سے بڑے کھلے دل کے ساتھ یہ مدد دیتی ہیں اور برطانیہ کی حکومت بھی اس بارے میں قابل تعریف ہے شہریوں کی بڑی مدد کرتے ہیں۔

لیکن مجھے پتہ چلا ہے کہ بعض لوگ جو چھوٹا موٹا کاروبار بھی کرتے ہیں یا ایسی ملازمت کرتے ہیں جو پوری طرح ظاہر نہیں ہوتی یا ٹیکسی وغیرہ کا کام کرتے ہیں لیکن ساتھ ہی حکومت کو غلط معلومات دے کر اس سے مدد بھی لیتے ہیں۔ یا مکان بھی خریدا ہوا ہے لیکن حکومت سے مکان کا کرایہ بھی لیتے ہیں۔ تو یہ بات تقویٰ سے بعید ہے۔ اس طرح کر کے وہ دوہرے بلکہ کئی قسم کے جرم کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔ ایک تو حکومت کو صحیح آمد نہ بتا کر حکومت کا ٹیکس چوری کرتے ہیں۔ پھر نہ صرف یہ ٹیکس کی چوری ہے بلکہ دوسروں کے اُس ٹیکس کو بھی کھا رہے ہوتے ہیں جو دوسرے لوگ حکومت کے معاملات چلانے اور شہریوں کو سہولتیں مہیا کرنے کے لئے حکومت کو دیتے ہیں۔ پھر جھوٹ کے مرتکب ہوتے ہیں جو بذات خود شرک کے برابر ہے، تقویٰ تو دُور کی بات ہے۔ پس اگر ہم میں ایسے چند ایک بھی ہوں تو وہ نہ صرف اپنے آپ کو اللہ سے دُور کر رہے ہوتے ہیں بلکہ جماعت کو بھی بدنام کرنے والے بن رہے ہوتے ہیں اور جماعت کا جو وقار حکومتی اداروں اور لوگوں میں ہے اس کو کم کرنے والے بن رہے ہوتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”جب انسان خدا پر سے بھروسہ چھوڑتا ہے تو دہریت کی رگ اس میں پیدا ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ اور ایمان اسی کا ہوتا ہے جو اسے ہر بات پر قادر جانتا ہے“۔

پس ان معیاروں کو ہمیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتائے ہیں اور جن کی بار بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں تلقین فرمائی ہے۔ جو لوگ غلط معلومات دے کر چند پاؤنڈ حکومت سے لے لیتے ہیں گویا وہ زبان حال سے یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ ہمارا رازق خدا نہیں بلکہ ہماری چالاکیاں ہیں۔

اس بات کی مَیں یہاں وضاحت کر دوں کہ حکومتی اداروں کو بعض ایسے لوگوں پر شک پڑنا شروع ہو گیا ہے اور یہ لوگ بڑی ہوشیاری سے اپنا دائرہ تنگ کرتے ہیں۔ ابھی تک ان اداروں پر یہی تأثر ہے کہ احمدی دھوکہ نہیں کرتے۔ کوئی ایک بھی اس قسم کا دھوکہ دہی میں ان کے ہاتھ لگ گیا تو اچھے بھلے شریف احمدی جو صرف اپنا حق لیتے ہیں وہ بھی پھر متأثر ہوں گے اور پھر جیسا کہ مَیں نے کہا کہ جماعت پر اعتماد علیحدہ ختم ہوگا۔

مَیں نے تو امیر صاحب کو کہہ دیا ہے کہ کسی بھی ایسے شخص کا اگر پتہ چلے تو اس سے چندہ لینا بند کر دیں۔ ایسے لوگوں سے چندہ نہ لینے سے اوّل تو جماعتی چندوں پر کوئی فرق نہیں پڑے گا انشاء اللہ اور اگر پڑے بھی تو اس کا پھر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کم از کم اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا ہوا مال تو پاک ہوگا۔

پس مَیں ایسے لوگوں سے جو چاہے چند ایک ہوں، یہی کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کو رزّاق نہیں سمجھنا تو پھر اللہ تعالیٰ کو بھی اپنے دین کے لئے آپ کے مال کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر آپ کا معاملہ اللہ سے ہے، جس طرح بھی چاہے اللہ سلوک کرے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یقیناً اللہ عزوجل نے تمہیں پیدا کیا ہے اور تمہیں رزق عطا کیا ہے۔ پس تم اس کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ۔

پس اگر اس حقیقت کو ہر ایک سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ نے رزق پہنچانا اپنے ذمہ لیا ہے جس کا گزشتہ خطبہ میں مَیں نے ذکر بھی کیا تھا تو حقیقی رنگ میں اس کی عبادت کی طرف توجہ رہے گی اور جب اس کی عبادت کی طرف توجہ رہے گی تو ہم حقیقی رنگ میں اس کے عبد بن کر رہیں گے اور پھر ہمارے اندر قناعت بھی پیدا ہوگی۔ اور جب قناعت پیدا ہوگی تو دوسرے کے رزق کی طرف نظر بھی نہیں ہوگی اور جب دوسرے کے رزق کی طرف نظر نہیں ہوگی تو ناجائز ذریعہ سے پیسے جوڑنے کی کوشش بھی نہیں ہوگی۔ تو یہ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو ہر قسم کے لالچ سے بچائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ اور طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں سے ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہات دنیا سے آزاد کر کے اس کے کاموں کا خود متکفل ہو جاتا ہے''۔

پھر فرمایا:

''اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا''۔ یعنی بے کار اور جھوٹی قسم کی ضرورتیں جو ہیں۔ ''مثلاً ایک دکاندار یہ خیال کرتا ہے کہ دروغ گوئی کے سوا اس کا کام نہیں چل سکتا۔ اس لئے دروغگوئی سے باز نہیں آتا اور جھوٹ بولنے کے لئے وہ مجبوری ظاہر کرتا ہے۔ لیکن یہ امر ہرگز سچ نہیں''۔

یہ جو آج کل حکومت سے غلط بیانی کر کے مدد لیتے ہیں یا ٹیکس بچانا۔ یہ بھی اس قسم کی مثال ہی ہے۔ غلط بیانی کر کے یہ چیزیں لی جاتی ہیں۔ اگر تھوڑی سی تنگی بھی ہو تو برداشت کرنی چاہئے کہ خدا کی رضا کے حصول کے لئے ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کمزور ہے۔ وہ بڑی طاقت والی ذات ہے جب اس پر کسی امر میں بھی بھروسہ کرو گے وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا''۔

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ زیر سورۃ الطلاق آیت 3-4۔ جلد چہارم صفحہ 400-401)

اللہ ہمیں حقیقی بھروسہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں پر اتنا مہربان ہے کہ ان کو اس طرف توجہ دلاتا رہتا ہے کہ یہ سب طریقے اختیار کرو تو تمہارا رزق پاک بھی رہے گا اور اس میں اضافہ بھی ہوتا رہے گا۔

ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَکٰوۃٍ تُرِیْدُوْنَ وَجْہَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُضْعِفُوْنَ (الروم:40) اور جو تم اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے زکوۃ کے طور پر دیتے ہو تو یاد رکھو اس قسم کے لوگ خدا کے ہاں روپیہ بڑھا رہے ہیں۔ پس یہ ہے اپنے مال میں برکت ڈالنے کا ذریعہ کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اور جتنی توفیق ہے اتنا خرچ کرو۔ اس سے قناعت بھی پیدا ہوگی اور ترجیحات بھی بدلیں گی۔ ذاتی خواہشات کی بجائے دینی ضروریات کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔

اگر کوئی یہ کہے کہ مَیں جس طرح بھی جو بھی کمائی کرتا ہوں، چندہ بھی اس میں سے اسی حساب سے دیتا ہوں اس لئے کیا فرق پڑتا ہے۔ اگر مَیں حکومت سے اپنی ہوشیاری کی وجہ سے کچھ لے بھی لوں تو چندہ بھی تو اس پہ دے رہا ہوں، اس لئے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ تو ایسا مال خدا تعالیٰ کو نہیں چاہئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر میری راہ میں خرچ کرنا ہے تو اس میں سے خرچ کرو جو پاک ہے۔ فرمایا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ (البقرۃ:268) اے مومنو! تم نے جو کچھ کمایا ہے اس میں سے پاکیزہ مال اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جو بُرا، اچھا کمایا اس میں سے جو پاک ہے وہ خرچ کرو دوسرا نہ کرو۔ مطلب یہ ہے کہ تم نے پاکیزہ کمائی ہی کرنی ہے اور پھر اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔ جو مال غلط بیانی سے کمایا ہو وہ پاکیزہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ پس اگر کوئی کسی غلط فہمی کی وجہ سے یہ غلط مفاد اٹھا رہا ہے تو اسے بھی باز آنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کو پاک کمائی میں سے مال دیں اور پھر اللہ تعالیٰ اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ یہ روپیہ برکت والا ہوگا اور دینے والے کے مال میں اضافے کا باعث بنے گا۔

ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سات سو گنا یا اس سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ بڑھا سکتا ہے۔ لیکن مال ہمیشہ پاک ہونا چاہئے۔ پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جب اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ (البقرۃ: 4) یعنی اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ تو ناجائز طریقوں سے نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ تو پاک مال اور جائز طریقوں سے مال دیتا ہے۔ پس مومن کی یہ نشانی بتائی کہ ان کا رزق بھی پاک ہوتا ہے اور پھر وہ اس پاک رزق میں سے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ بھی کرتے ہیں۔ کمائی تو چور بھی کرتے ہیں، ڈاکو بھی کرتے ہیں، ذخیرہ اندوز بھی کرتے ہیں، رشوت خور بھی کمائی کرتے ہیں اور اس طرح مختلف ناجائز ذرائع سے کمانے والے بھی کمائیاں کرتے ہیں تو کیا وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ مال ہمیں اللہ نے دیا ہے؟ اللہ تعالیٰ جو بندوں کو حکم دیتا ہے کہ عدل و انصاف کے تقاضے پورے کرو، کیا وہ دوسرے کے حق کو مارنے والے کی کمائی کو جائز قرار دے سکتا ہے؟ کبھی نہیں ہو سکتا۔ گو کہ پاکستان میں یا اور بعض ملکوں میں ناجائز ذرائع سے دولت کما کر کہتے ہیں کہ یہ اللہ نے دیا ہے۔ تو یہ گندہ مال خدا کا نہیں ہو سکتا۔ یہ تو شیطان کے ذریعہ سے کمایا ہوا مال ہے اور یہ پاکستان میں جو بڑے بڑے تاجر بنے پھرتے ہیں یا پیسے والے، ایسا مال کما کے پھر ڈھٹائی سے یہ بھی کہتے ہیں، ان کا تو یہ حال ہے کہ اپنے گھروں پر بھی لکھ کے لگا دیتے ہیں کہ ھٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ۔ یعنی غلط طریقے سے مال بھی کماتے ہیں اس کو اللہ کا فضل بھی قرار دیتے ہیں (اِنَّا لِلّٰہِ)۔ سیاستدان ہیں تو وہ قوم کا مال لوٹ رہے ہیں۔ غلط طریقے سے کمایا ہوا مال چاہے چھوٹے پیمانے پر ہو یا بڑے پیمانے پر ہو طیب مال نہیں ہوتا اور جو طیب مال نہیں وہ اللہ تعالیٰ کا مال نہیں اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کو قابل قبول ہے۔

پس ہر احمدی کو یہ خیال رکھنا چاہئے کہ اس کا مال پاک ہو اور اگر وہ اپنے مال میں اضافہ کرنا چاہتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے تو دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اس میں برکت ڈالتا ہے۔

یہاں ایک بات کی اور وضاحت کر دوں۔ بعض لوگ لکھتے ہیں کہ ہم نے اپنے بجٹ اپنی متوقع آمد کے پیش نظر لکھوائے تھے لیکن کاروبار میں بعض مشکلات کی وجہ سے اتنی آمد نہیں ہوئی یا بعض کو ملازمت میں دقتیں ہیں تو ایسے لوگ اپنے جائزے لے کر خود تقویٰ کو مدنظر رکھ کر اپنے بجٹ پر نظر ثانی کر سکتے ہیں۔ لیکن شرط تقویٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت دی ہے۔ جیسا کہ فرمایا ہے وَیَسْئَلُوْنَکَ مَا ذَا یُنْفِقُوْنَ (البقرۃ: 216) یعنی وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں؟ ان کو کہہ دے کہ جتنا تکلیف میں نہ ڈالے۔ پس اگر دل میں تقویٰ ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر بھی نظر ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو میرے راستے میں خرچ کرے گا مَیں اسے بڑھا کر دوں گا تو ایک مومن یہی کوشش کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زیادہ سے زیادہ دے تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا زیادہ وارث بنے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں کئی ایسے لوگ ہیں جو اپنے اوپر تنگی بھی کر لیتے ہیں لیکن چندوں میں کمی نہیں آنے دیتے۔ پس یہ چندہ بھی ہر ایک کی اپنی ایمانی حالت اور اللہ کے توکّل پر منحصر ہے۔ وہ یہ جانتے ہیں کہ اس طرح اللہ تعالیٰ ان کے رزق میں برکت بھی ڈالے گا اور اپنی رضا کی جنت کا وارث بھی بنائے گا۔

آنحضرتﷺ کی ایک دعا ہے جو آپ کیا کرتے تھے۔ اس زمانے میں تو خاص طور پر یہ دعا بہت اہم ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ام سلمیٰؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریمﷺ جب صبح کی نماز ادا کرتے تو سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا کرتے کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَیِّبًا وَّعَمَلًا مُتَقَبَّلًا (سنن ابن ماجہ باب ما یقال بعد التسلیم) کہ اے اللہ! مَیں تجھ سے ایسا علم جو نفع رساں ہو اور ایسا رزق جو طیب ہو اور ایسے عمل جو قبولیت کے لائق ہوں مانگتا ہوں۔ پس یہ دعا ہے اس کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے بتایا تھا کہ رزق 'حصّہ' کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے اور 'حصّہ' بُرا بھی ہو سکتا ہے اور اچھا بھی ہو سکتا ہے۔ تو اس حوالے سے بھی میں اس وقت کچھ بیان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَکُمْ اَنَّکُمْ تُکَذِّبُوْنَ (الواقعۃ:83) اور تم اپنے رزق بناتے ہو اس بنا پر کہ تم جھٹلاتے ہو۔

یہ سورۃ واقعہ کی آیت ہے اور یہ وہ سورۃ ہے جس میں دَور اوّل اور دَور آخر کے خوش نصیبوں کا بھی ذکر ہے اور دَور اوّل اور دَور آخر کے بدنصیبوں کا بھی ذکر ہے۔ اس آیت میں جو مَیں نے پڑھی ہے اس میں ان بدنصیبوں کا ذکر ہے جو جھٹلانے کی وجہ سے اپنا رزق بناتے ہیں۔ ان کی حالت اس قدر گر گئی ہے کہ خدا تعالیٰ کا خوف ان میں نہیں رہا بلکہ دنیا کا خوف ہے۔ یہ لوگ شیطان کی گود میں جا بیٹھے ہیں۔ کچھ لوگ تو اپنے دنیاوی رزق کے بند ہونے کے خوف سے سچ کو قبول کرنے سے انکاری ہیں اور کچھ لوگ جو اپنے آپ کو عالم سمجھتے ہیں جن کو مسجدوں کے منبر ملے ہوئے ہیں اس لئے حق کو قبول نہیں کرنا چاہتے کہ ان منبروں کی وجہ سے جو عوام الناس کو وہ لوٹ رہے ہیں اس سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ تو خلاصۃً یہ کہ یہ سیاستدان بھی اور مُلّاں بھی اپنی اس غلیظ کمائی کی وجہ سے اس روحانی مائدے سے اپنے آپ کو محروم رکھے ہوئے ہیں جو خدا تعالیٰ نے اس زمانے میں بھیجا ہے اور کیونکہ اپنی حرکتوں کی وجہ سے وہ دنیا کے کیڑے بن چکے ہیں اس لئے اُن کے نصیب میں حق کو پہچاننا نہیں ہے۔ اُن کا کام حق کو جھٹلانا ہی ہے یہاں تک کہ ان کا آخری وقت آ جائے اور پھر ان کا معاملہ خدا کے ساتھ ہو۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ جن ملکوں میں احمدیت کی مخالفت ہے سیاستدان اور مُلّاں اکٹھے ہیں اور اکٹھے ہو کر احمدیت کے خلاف کھڑے ہیں۔ خلافت کے سو سال پورے ہونے نے ان کے اندر حسد کی اور بغض کی آگ کو اور بھی بھڑکا دیا ہے کہ یہ جو ہمارا جھوٹا رزق ہے یہ نہ کہیں چھن جائے۔ سیاستدان یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم نے مولوی کی بات نہ مانی اور احمدیوں کی مخالفت نہ کی تو ہمارے ووٹ کم ہو جائیں گے۔ کیونکہ سیاستدان کو تو مذہب سے کوئی دلچسپی نہیں ہے ان کو تو اپنی سیاست اور کرسی سے دلچسپی ہے۔ ان کو تو اس سے غرض نہیں کہ ملک کی خدمت کرنی ہے۔ غرض ہے تو صرف یہ کہ اگر مخالفت نہ کی تو اپنی کرسی سے اور لوٹ مار سے جو ملک کا پیسہ کھا رہے ہوتے ہیں اس سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ وہ رزق جو غیر طیب اور ناپاک رزق ہے جس کی بنیاد جھوٹ پر ہے وہ ان کے ہاتھ سے چھن جائے گا اور مولوی تو جیسا کہ مَیں نے کہا صرف اس بات سے خوفزدہ ہیں کہ اس کے رزق کے ذرائع بند ہو جائیں گے۔ مدرسوں کے نام پر، جامعات کے نام پر جو لوگوں کو بے وقوف بنا کر ان سے پیسے لیتے ہیں یا بعض حکومتوں سے رقم لیتے ہیں، یہ بند ہو جائے گی۔ پس یہ لوگ ہیں جو جھوٹ بول کر رزق کمانے والے ہیں یا جن کا رزق جھٹلانے پر منحصر ہے۔ یعنی ان کے حصے میں جس پہلو سے بھی دیکھ لیں جھوٹ کی وجہ سے رزق ہے اور یہی بُرا رزق ہے اور یہ رزق ان کو صداقت کا نہ

صرف انکار کرنے کی وجہ سے بلکہ مخالفت میں حد سے زیادہ بڑھ جانے کی وجہ سے مل رہا ہے۔ یہ رزق جو وہ کماتے ہیں اس مخالفت کی وجہ سے، صداقت کے انکار کی وجہ سے ہے، جھوٹ بولنے کی وجہ سے ہے۔ اللہ فرماتا ہے کہ پھر اللہ بھی گرم پانی کے ساتھ ان کی دعوت کرے گا اور پھر فرماتا ہے تَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ (الواقعة:95) یعنی ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

پس آج جو احمدیوں کے خلاف پاکستان میں بھی مخالفت کا بازار گرم ہے اور انڈونیشیا سے بھی خبریں آ رہی ہیں، دونوں جگہ مُلّاں اور سیاستدانوں کے جوڑ کی وجہ سے یہ مخالفت ہے۔ عوام الناس کو بیوقوف بنایا جاتا ہے کہ تمہاری دینی غیرت کا سوال ہے اٹھو اور احمدیوں کو ختم کر دو۔ حالانکہ یہ تکذیب اس لئے ہے کہ ان لوگوں کو یہ خوف ہے کہ ہمارے رزق بند نہ ہو جائیں۔ ہم جو لوٹ مار کر رہے ہیں وہ بند نہ ہو جائے۔

پس احمدیوں کو مَیں کہنا چاہتا ہوں کہ وہ صبر اور حوصلے سے اور دعا سے کام لیں۔ اللہ تعالیٰ کے مسیح کو مانا ہے تو یقیناً اس پیغام کے ماننے کی وجہ سے آپ اللہ کے مقرب ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے مقربین کے لئے نعمتوں سے پُر جنتوں کی بشارت دیتا ہے۔

گزشتہ 120 سال سے انہوں نے اپنی ہر طرح کی مخالفت کر کے دیکھ لی ہے۔ بے شک ہمیں عارضی تکلیفیں تو برداشت کرنی پڑیں لیکن ان کی خواہشات کبھی پوری نہیں ہوئیں کہ جماعت کو ختم کر دیں۔ ایک آمر نے اعلان کیا کہ مَیں ان کے ہاتھ میں کشکول پکڑاؤں گا تو خود اس کا جو انجام ہوا وہ ظاہر و باہر ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی مالی وسعت اختیار کرتی چلی گئی۔ دوسرے نے جب جماعت کو کچلنا چاہا، ہر لحاظ سے معذور کرنا چاہا تو اس کا انجام بھی ہم نے دیکھ لیا۔ اور جماعت کے لئے ترقی کی نئی سے نئی راہیں کھلتی چلی گئیں۔ اس رازق خدا نے رزق کے نئے سے نئے راستے، نئے سے نئے باب جماعت کے لئے کھول دئے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر لحاظ سے ہمارے لئے اپنا رزّاق ہونا اور تمام قوتوں اور طاقتوں کا مالک ہونا ظاہر فرمایا جیسا کہ وہ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ (الذٰریٰت:59) یقیناً اللہ ہی ہے جو بہت رزق دینے والا ہے اور صاحب قوت اور مضبوط صفات والا ہے۔ پس ہم تو اس خدا کی عبادت کرنے والے اور اس سے رزق مانگنے والے ہیں اور اس سے ڈرنے والے ہیں۔ یہ دنیاوی لوگ نہ ہمارے رزق بند کر سکتے ہیں، نہ ہمارے ایمانوں کو ہلا سکتے ہیں، نہ ہی ہمیں اللہ تعالیٰ کی عبادت سے روک سکتے ہیں۔

گزشتہ دنوں میں 27 مئی کے بعد، پاکستان کے مختلف شہروں میں، کوٹری شہر ہے ایک، حیدر آباد کے قریب، لاڑکانہ میں، آزاد کشمیر میں کوٹلی ہے، اسی طرح پنجاب کے بعض شہر ہیں، احمدیوں پہ ظلم کا بازار دوبارہ گرم ہو چکا ہے۔ فیصل آباد میں پنجاب میڈیکل کالج کے طلباء کو کالج سے نکالا گیا۔ اُن کے خیال میں اس طرح انہوں نے احمدیوں کے رزق بند کرنے کی کوشش کی ہے کہ احمدی طلباء ڈاکٹر بن رہے ہیں۔ فائنل ایئر کے سٹوڈنٹ ہیں۔ وہ گھبرا کے کہیں گے اچھا ٹھیک ہے ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں نکالتے ہیں لیکن ان کو پتہ ہی نہیں ہے کہ ان کی ایمانی حالت کیا ہے، کیونکہ اُن کے اپنے ایمان نہیں ہیں۔ ان کا خیال تھا کہ یہ خوفزدہ ہو کر احمدیت چھوڑ دیں گے۔ کوٹری میں گھیراؤ جلاؤ کی صورتحال ہے، بلکہ ایک گھر سے کل خط ملا ہے ان کا سامان نکال کے جلایا بھی گیا، گھروں کو گھیرا ہوا ہے۔ لیکن یہ ان لوگوں کا خیال ہے کہ ہم ڈرنے والی قوم ہیں یا اپنے ایمانوں کا سودا کرنے والے لوگ ہیں۔ ہم تو اس ذُوالْقُوَّةِ الْمَتِيْن خدا کے ماننے والے ہیں جو اپنے بندوں کے لئے غیرت دکھاتا ہے اور جب دشمنوں کو پکڑتا ہے تو ان کی خاک اڑا دیتا ہے۔ یہی ہم دیکھتے آئے ہیں۔ پس سب احمدی صبر اور حوصلے سے کام لیں۔

اسی طرح انڈونیشیا کے احمدیوں سے بھی مَیں کہتا ہوں وہاں پر تبلیغ پر پابندی لگائی ہے اور اسی طرح بعض باتوں پر حکومت نے پابندی لگائی ہے۔ گو بَین (Ban) تو اس طرح مکمل طور پر نہیں کیا لیکن مختلف ذریعوں سے ایسی صورت حال پیدا کی گئی ہے جو بَین کے برابر ہی ہے۔ تو یہ لوگ بھی دعاؤں کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ پاکستان میں جو پابندیاں لگیں یا قانون پاس ہوئے اس سے کون سا انہوں نے جماعت کو پھیلنے سے روک دیا۔ دنیا بھر میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش پہلے سے بڑھ کر جماعت پر ہوئی اور انڈونیشیا پر بھی جو پابندیاں حکومت نے لگائی ہیں پہلے سے بڑھ کر جماعت کی ترقی کا باعث بنیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ پس دعاؤں پر زور دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اب وہ وقت دُور نہیں کہ ان کے مکر ان پر ہی اُلٹ کر پڑیں گے۔ بہرحال تمام دنیا کے احمدی اپنے انڈونیشین اور پاکستانی بھائیوں کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے اور ان کی مشکلات دور فرمائے۔

آخر پر آج پھر مَیں دعا کا یہ بھی اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ اس ہفتہ انشاء اللہ تعالیٰ مَیں امریکہ اور کینیڈا کے سفر پر جا رہا ہوں۔ وہاں ان کے جلسے بھی ہیں اور جوبلی کے حوالے سے وہاں جماعتوں نے بڑی تیاریاں بھی کی ہوئی ہیں۔ ان کی خواہش بھی بڑی شدید ہے۔ خطوں میں اس کا اظہار بھی ہوتا رہتا ہے۔ براہ راست ملنے سے بہرحال جماعت میں کئی لحاظ سے بہتری پیدا ہوتی ہے۔ امریکہ کا تو میرا پہلا سفر ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ سفر ہر طرح اپنی تائید و نصرت کے نظارے دکھاتے ہوئے بہتر فرمائے اور یہ سفر جماعت کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہو اور اللہ تعالیٰ ان تمام مقاصد کا حصول آسان فرمائے جن کے لئے یہ سفر اختیار کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان ملکوں کے احمدیوں میں ترقی کرنے کی ایک نئی روح پیدا فرمائے اور ساری دنیا کے احمدیوں میں یہ نئی روح پیدا فرمائے اور اس صدی میں جب ہم نئے نئے عہد باندھ رہے ہیں اور جلسے کر رہے ہیں اور پروگرامز کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہر ایک میں نئی روح پھونک دے۔ اللہ تعالیٰ سفر میں راستے کی جو بھی کوئی مشکل ہے اس کو بھی آسان فرمائے‘‘۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

بقیہ: رپورٹ دورہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
از صفحہ نمبر 16

آج اس موقع پر تمام جماعت کو ہدیۂ تہنیت پیش کرتی ہوں۔ اللہ سے دعا ہے کہ ہمیں فلاح اور اپنے مقاصد میں عالی مقام، عافیت اور ترقیات سے نوازے۔ آمین۔ مَیں نہایت عاجزی کے ساتھ اپنے روحانی باپ، اپنے نہایت معزز مہمان حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھی ہدیہ تبریک پیش کرتی ہوں۔ ہم آپ کے اسلام کی خدمت کے منصوبوں کے لئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر میدان میں کامیاب و کامران کرے۔

ہم ان تمام خلفاء کرام کو جو اَب ہم میں نہیں ہیں اس مبارک موقع پر یاد کرتے ہیں۔ ان تمام نے اسلام کی ترقیات میں مرکزی کردار ادا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام روحوں کو اپنے بے انتہا انعامات سے نوازے۔

اے ہمارے روحانی باپ! حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، اللہ تعالیٰ آپ کی مدد روح القدس کے ساتھ کرے اور جماعت کو ترقیات سے نوازے۔

ہم اپنے امیر مشہود فشولا صاحب کو بھی اس موقع پر مبارکباد کا پیغام دیتے ہیں۔ آج جو اس جلسہ میں شامل نہیں ہوا اس نے بہت کچھ کھویا۔ مَیں ان الفاظ کے ساتھ اجازت چاہتی ہوں۔ وہ اس کو نہیں پا سکتا جو ہم نے پایا ہے۔ وہ جو اس جلسہ کا حصہ نہ بن سکا وہ اس کو نہیں پا سکتا جو ہم نے پایا ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان خواتین اور بچیوں میں اسناد اور انعامات تقسیم فرمائے۔ جنہوں نے صد سالہ جوبلی تقریبات کے تعلق میں مختلف علمی مقابلہ جات میں اول دوم اور سوم پوزیشن حاصل کی تھی۔

بعد ازاں سوا گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے۔ جونہی حضور انور جلسہ گاہ میں داخل ہوئے احباب نے پُر جوش نعرے لگائے اور کچھ دیر تک جلسہ گاہ نعروں سے گونجتی رہی۔

جلسہ سالانہ نائیجیریا کا اختتامی اجلاس

جلسہ کے اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عبداللطیف الوری صاحب مبلغ سلسلہ نے تلاوت قرآن کریم پیش کی۔ اس کے بعد محی الدین صاحب معلم نائیجیریا نے نظم پڑھی۔ جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان احباب جماعت اور نوجوانوں میں اسناد اور انعامات تقسیم فرمائے۔ جنہوں نے صد سالہ خلافت جوبلی کے حوالہ سے منعقد ہونے والے مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات میں اول، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کی تھی۔

اس تقریب انعامات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا اختتامی خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نائیجیریا کے اٹھاونویں (58) جلسہ سالانہ کی اختتامی تقریب میں شامل ہیں۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے جو آپ کو استعدادیں دی ہیں ان سے استفادہ کرتے ہوئے آپ نے جلسہ کے ان تین دنوں کے پروگراموں سے فائدہ اٹھایا ہوگا۔ میرا خطبہ جمعہ نیز دونوں خطبات جو تھے اس میں مَیں نے آپ کے سامنے وہ راستے بیان کئے تھے جو خدا اور اس کے رسول حضرت محمد ﷺ نے بیان کئے ہیں اور امام وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان کئے ہیں اور سہل طریق پر بیان کئے ہیں تا کہ جو کوئی بھی ان پر عمل کرے بآسانی اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائے۔ جیسے ایک اچھی حکومت روڈ (Road) اور موٹروے (Motor way) پر منزل تک پہنچنے کے سائن بورڈ لگاتی ہے جو اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ یہ راستہ فلاں جگہ تک جاتا ہے۔ یا یہ کہ فلاں جگہ اتنے میل کے فاصلہ پر ہے۔ یا مسافر کو راستے ہیں آنے والے خطرات کے بارہ میں بتاتے ہیں۔ جیسے Steep Hill کے بارہ میں یا Slippery Road کے بارہ میں مختلف اشارے ہوتے ہیں۔ یہ تمام سائن اس لئے ہوتے ہیں تا کہ یہ مسافر کو آسانی اور حفاظت سے اس کی منزل مقصود تک پہنچاویں۔ تو جب خدا تعالیٰ اس دنیا میں رسولوں کو بھیجتا ہے تو وہ ان کو اس لئے بھیجتا ہے تا کہ وہ بھولے بھٹکوں کو راہ راست پر لے آئیں۔ نیز رسولوں کو اس وقت بھیجتا ہے جب گمراہی کا دور دورہ ہوتا ہے اور لوگ راہ ہدیٰ سے ہٹ چکے ہوتے ہیں۔ راہ ہدیٰ کو بھول چکے ہوتے ہیں اور لاقانونیت کا زور ہوتا ہے۔

جب خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو بھیجا تو اس نے وہ تمام اشارے دئے جو اس تک لے جاتے تھے اور ساتھ ساتھ اس نے وہ امور بھی پیش کئے جو لوگوں کو

بلند مراتب تک لے جانے والے تھے تا کہ انسان جلد از جلد اپنی منزل تک پہنچ جائے اور یہ کہ یہ راستے خدا تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ ہرکوئی ان راستوں پر نہیں چل سکتا اور نہ ہی ہرکوئی منزل مقصود کو کامیابی سے پا سکتا ہے۔ یہاں پر کچھ شرائط ہوتی ہیں جو ان راستوں پر چلنے کے لئے اور منزل مقصود کو پانے کے لئے ضروری ہوتی ہیں اور ہر ایک کو وہ صحیح اور درست ذریعہ اس مسافت کو طے کرنے کے لئے چاہئے ہوتا ہے۔ وہ ذریعہ کیا ہے؟ وہ ذریعہ کامل یقین اور دینی احکامات کی بجا آوری ہے۔

آنحضرت ﷺ ایک کامل تعلیم کے ساتھ مبعوث ہوئے لیکن ابوجہل اور اس کے بہت سے ساتھی ان طریقوں سے اجتناب کرتے رہے اور خود فریبی میں مبتلا رہے کہ وہ اپنے لوگوں کے سردار ہیں اور وہ بہت ذہین اور قابل ہیں۔ لیکن ان کی خود فریبی اور اپنی ذات میں بڑائی کی وجہ سے انہوں نے خدا تعالیٰ کا انکار کیا اور وہ اپنے کفر میں بڑھ گئے۔ اس کے برعکس بہت سے کمزور اور غلاموں نے بشمول سیدنا بلالؓ کے بہت ساروں نے حضرت رسول کریم ﷺ کو قبول کر لیا اور اپنے ایمان کی وجہ سے انہوں نے وہ بلند مراتب حاصل کئے جو ان کے دشمنوں کو حاصل نہ ہو سکے۔ یہ وہی بلالؓ ہیں جو افریقی غلام تھے۔ جن کو تپتے سورج کی روشنی میں گرم دنوں میں تپتی ریت پر لٹایا جاتا تھا اور گرم پتھر ان پر رکھے جاتے تھے اور بُری طرح مارا جاتا تھا۔ ان کے صبر کی وجہ سے اور ان کی زیادتیٔ ایمان کی وجہ سے دوسرے خلیفہ راشد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں سیدنا بلالؓ کہہ کر پکارا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے جو ان راستوں پر پوری طرح عمل کرتے ہیں ان کے لئے بلند مقام رکھا ہے۔ جو لوگ بُرے راستوں سے ہٹ جاتے ہیں وہ ہر وقت ان جگہوں کو نظر میں رکھتے ہیں جہاں سڑک دورویہ ہو رہی ہوتی ہے یا روڈ (Road) کے By section کو نظر میں رکھتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جو منزل مقصود کے بارہ میں معلومات حاصل کر لیتے ہیں ور آگے بڑھنے کا راستہ معلوم کر لیتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اسی طرح ہمیں بھی بعض امور کو مدّنظر رکھنا چاہئے جو چار ہیں جس میں سے ایک یقین کامل، دوسرا مناسب حال نیک اعمال بجا لانا، تیسرا Submission عاجزی، انکساری اور چوتھا کامل اطاعت ہے۔ اور عصر حاضر میں جیسا کہ مَیں نے شروع میں کہا تھا کہ رسول کریم ﷺ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان امور کو بیان کیا ہے جو کہ اصل کی طرف رہنمائی کرتے ہیں بالکل ویسے ہی جیسے سائن بورڈ اصل کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس لئے بھیجا کہ مہدی دراصل صحیح معنوں میں لوگوں کی رہنمائی کرنے والا ہوگا۔

حضرت رسول کریم ﷺ نے اپنی پیشگوئیوں میں بیان فرمایا تھا کہ مسلمان تدریجاً اپنی حقیقی تعلیم کو بھول جائیں گے اور اخلاقی اور ایمانی تنزّلی کا شکار ہوں گے تب امام مہدی کی بعثت ہوگی۔ ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ وہ مسیح و مہدی بھیجا گیا اور ہم اس پر ایمان لے آئے۔ اس پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی ضروری ہے کہ ہم میں روحانی تبدیلی و ترقی پیدا ہو کیونکہ خدا کو اس بات کی پرواہ نہیں کہ کون کون ہے؟ جیسا کہ رسول کریم ﷺ کے عہد میں ایک شخص جو اپنے آپ کو ابوالحکم کے نام سے موسوم کرتا تھا۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے بیان کیا ہے رسول کریم ﷺ کی دشمنی کی وجہ سے ابوجہل کے نام سے جانا جانے لگا۔ جس کا مطلب ہے جاہلوں کا باپ اور ایک وہ شخص جو بے یار و مددگار غلام تھا وہ سیدنا بلالؓ کے نام سے جانا جانے لگا۔ تو اگر کوئی بھی شخص خدا تعالیٰ کے نزدیک مقام و مرتبہ رکھتا ہے تو وہ شخص ہے جو اپنی زندگی کو تقویٰ کے ساتھ گزارتا ہے اور احکامات دینیہ پوری طرح بجا لاتا ہے اور ثبات قدم دکھاتا ہے۔ مَیں نے اپنے گزشتہ خطاب میں بھی یہ بات بیان کی تھی کہ کچھ اچھے کام ہوتے ہیں جو کرنے ضروری ہوتے ہیں جو ذاتی، روحانی اور قومی ترقی میں مفید ثابت ہوتے ہیں۔ آج مَیں پھر کچھ احکامات بیان کروں گا جو قرآن کریم میں بیان ہوئے ہیں۔

سب سے پہلے جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا تھا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی کے امیر یا غریب ہونے سے کوئی مرتبہ حاصل نہیں ہوتا یا یہ کہ کون کس قبیلہ سے تعلق رکھتا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے احکامات و ارشادات کے مطابق اس کے نزدیک صاحب عزّت و منزلت و شخص ہے جو تقویٰ میں بڑھا ہوا ہے اور اچھے کام کرنے والا ہے۔ اس ضمن میں قرآن کریم میں فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ۔ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ (سورة الحجرات 14)

اے لوگو! ہم نے تم کو مرد و عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بلا شبہ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا اور ہمیشہ باخبر ہے۔

اس زمانہ میں بہت سی قوموں، رنگوں اور نسلوں کے لوگ احمدیت کو قبول کر رہے ہیں تو یہاں ان میں سے ہر ایک کے لئے کھلا میدان ہے۔ لیکن ان میں سے خدا تعالیٰ کے قرب کو پانے والا وہی ہوگا جو تقویٰ کے راستوں پر چلنے والا ہوگا اور جو پوری طرح مناسب حال نیک اعمال بجالائے گا۔

یہاں نائیجیریا میں بھی بہت سے قبائل ہیں ان میں سے بعض اپنے آپ کو بعض سے بالاتر سمجھتے ہیں اور بعض قبائلی دشمنیوں کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرما دیا ہے کہ یہ قبائل اور قومیں تو صرف جان پہچان کے لئے بنائی گئی ہیں تو جو وہ دشمنی کرتے ہیں یہ بھی ایک امتحان ہے۔ احمدی لوگوں کو اس دشمنی سے اور ان امور سے بھی جو باہمی تفرقہ کا باعث ہوں اجتناب کرنا چاہئے۔ اگر آپ لوگوں نے بھی اس قبائلی تصادم کو اپنایا تو آپ لوگ راستبازی کے رستہ سے ہٹنے والے ہوں گے اور اگر ایک مرتبہ آپ لوگ اس راستی کے راستہ سے ہٹنے والے ہو گئے تو آپ لوگ کبھی خدا کا قرب پانے والے نہ ہوں گے۔

اس بات کے تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نہ تو تمہارے جسم کی وجہ سے اور نہ قوم کی وجہ سے خوش ہوتا ہے بلکہ وہ تو ہمیشہ تقویٰ کو دیکھتا ہے۔

نیز فرمایا: موت کے بعد قومیت ختم ہو جاتی ہے۔ قومیت اور قبائل تو پہچان کے لئے ہیں ان کا خدا سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ خدا سے محبت کرنا ہی تقویٰ میں بڑھاتا ہے اور یہی مراتب کی بلندی تک لے جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق مبعوث ہونے والے امام وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کا جب ہم اقرار کرتے ہیں تو اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم تقویٰ کی ان راہوں کو دوبارہ قائم کرنے والے ہوں گے جن کو دنیا نے بھلا دیا تھا اور رسول کریم ﷺ کے دین کو قائم کرنے اور پھیلانے والے ہوں گے اور مَیں نے اپنے گزشتہ خطاب میں بھی یہ بات بیان کی تھی کہ یہ بات ایمان لانے والوں کے لئے کس قدر ضروری ہے کہ وہ اپنے عہدوں کی پاسداری کریں۔ سو ہر ایک احمدی خواہ وہ یوروبا ہے، ہاؤسا ہے، فولانی ہے یا کسی قبیلے سے تعلق رکھتا ہو یا وہ کسی اور ملک کا باشندہ ہو یورپین ہو، نائیجیرین ہو یا پاکستانی ہو یاد رکھے کہ وہ خدا کے نزدیک تب ہی مقام پانے والا ہوگا جب وہ تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرنے والا ہوگا۔ اس کی پہچان اس بات سے نہ ہوگی کہ وہ کس قبیلہ سے تھا یا کس ملک سے بلکہ اس کے تقویٰ سے اس کی پہچان ہوگی۔ یاد رکھیں کہ جب ایک شخص جو دنیا میں بھیجا جاتا ہے تو وہ اس ایک خدا کی عبادت کرنے والا ہے جس نے قبائل اور قوموں کو بنایا ہے۔ خدائے واحد وہی ہے جس نے حکم دیا ہے کہ صرف میری عبادت کرو۔ مَیں ہی ہوں جو لَاشَرِیْک ہوں اور جس کی طرف تم سب نے لوٹ کر جانا ہے۔ اگر کوئی جنت پانا چاہتا ہے تو یہ جنت پانا اس کے اپنے نیک اعمال کی وجہ سے ہوگا اور اس کے تقویٰ کی وجہ سے ہوگا اور اگر جہنم کسی کا ٹھکانہ ہوگا تو جو بھی جہنمی ہوگا وہ اپنے اعمال کا مزا چکھنے والا ہوگا۔ سب کی سزا برابر ہوگی۔ یہ اس وجہ سے نہ ہوگا کہ فلاں شخص فلاں قبیلہ یا قوم سے تعلق رکھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر ایک سے اس کے اعمال کے مطابق حساب ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ قانون جو بنائے جاتے ہیں وہ اس بات کو مدنظر رکھ کر بنائے جاتے ہیں تا کہ عدل و انصاف قائم ہو۔ یہ کہیں نہیں لکھا کہ مساوی تعلیم یافتہ لوگوں میں سے فوقیت فلاں یا فلاں قبیلہ یا قوم سے تعلق رکھنے والوں کو دی جائے گی۔ نائیجیریا کا قانون بھی تمام نائیجیریا کے باشندوں کے لئے ایک سا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ بعض دفعہ کسی کے ساتھ امتیازی سلوک ہوتا ہے تو وہ اس کی ذاتی تعلق داری یا رشتہ داری کی بنا پر ہوتا ہے۔ جہاں تک قانون بنانے کا تعلق ہے جیسا کہ مَیں نے کہا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ کسی کو دوست رکھتا ہے تو اس کو جو متقی ہے۔ اگر کوئی خدا تعالیٰ کی طرف سے انعامات کا مزا چکھتا ہے تو وہ اس کے تقویٰ کی وجہ سے ہے نہ کہ اس کے قبیلے یا قوم کی وجہ سے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ کوئی بھی اس کے اس کی جناب میں قابل فخر نہیں ہو سکتا۔ تو ایمان لانے والوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ روحانی مراتب خدا کے رنگ اپنانے اور انصاف کو قائم کرنے سے نصیب ہوتے ہیں اور احمدی تو اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ وہ ایمان لانے والا ہے تو وہ ضرور اس بات کو یاد رکھے کہ وہ ناانصافی نہیں کرے گا بلکہ وہ اپنے اختیارات کو انصاف سے استعمال کرے گا اور تقویٰ کو بھی ملحوظ رکھے گا۔ حق، حق داروں کے حوالے کرے گا۔ کسی اور قبیلہ کا حق اپنے قبیلہ کو ہرگز نہ دے گا کیونکہ یہ تقویٰ سے دُور کی بات ہے۔ یہ ان رستوں سے دُور کی بات ہے جن پر چلنے کا عہد ایک احمدی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عہد بیعت باندھ کر کیا ہے۔

یاد رکھنا چاہئے کہ آپ پر دو ذمہ داریاں ہیں۔ ایک عہد بیعت کی پاسداری اور دوسرے وطن سے محبت۔ انصاف کو کبھی نہ چھوڑیں۔ اگر ایک دفعہ آپ نے انصاف اور غیر جانبدارانہ رویہ کو قائم کر دیا تو آپ سب سے زیادہ اپنے ملک کو ترقی یافتہ ممالک کی فہرست میں لے آئیں گے۔ ورنہ یاد رکھیں، آپ کا قبیلہ، طاقت اور دولت آپ کو کوئی فائدہ نہ دے سکے گی۔ اللہ تعالیٰ نائیجیریا پر بہت مہربان ہے۔ اپنا فضل کرتے ہوئے اس نے اس کو بہت سی قدرتی معدنیات سے نوازا ہے۔ آپ کے پاس پٹرولیم، گیس اور معدنیات جیسے زنک، لائم سٹون، آئرن اور کولم بائٹ (Colum Biete) ہیں۔ اللہ نے آپ کو زراعت سے بھی نوازا ہے۔ کئی فصلیں یہاں اُگتی ہیں اور کئی اگائی جا سکتی ہیں۔ اس سے زیادہ یہ کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے آباء و اجداد کو بہت خوش قسمت بنایا کہ انہوں نے تمام رسولوں کو مانا۔ یہاں تک کہ رسول کریم ﷺ کو بھی مانا۔ اسی وجہ سے ملک کی اکثریت مسلمان ہے اور اس کے بعد خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی وجہ سے احمدیوں کو اور بھی نوازا ہے۔ یہ تمام نوازشات اس بات کا تقاضا کرتی ہیں کہ احمدی خدا کا شکر ادا کریں تا کہ وہ خدا بڑھا بڑھا کر اپنے فضلوں سے نوازے۔ اپنے اچھے اعمال کو بڑھائیں۔ جب خدا تعالیٰ مومنوں پر انعامات کرتا ہے تو ان کے نیک اور اچھے اعمال کی وجہ سے کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ۔ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۔ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ (لقمان: 13)۔ اور یقیناً ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی تھی یہ کہتے ہوئے کہ اللہ کا شکر ادا کر اور جو بھی شکر ادا کرے تو وہ محض اپنے نفس کی بھلائی کے لئے ہی شکر ادا کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو یقیناً اللہ غنی ہے اور بہت صاحب تعریف ہے۔

تو ایک قانون جو اس آیت میں بیان ہوا ہے وہ یہ ہے کہ خدا کے انعامات کا شکر ادا کرتے رہو تا کہ خدا تعالیٰ تمہارے شکر ادا کرنے کی وجہ سے تم پر مزید انعامات کرتا رہے۔ یہ تم ہی ہو جو اس چیز کے محتاج ہو وگرنہ اللہ کو تو کوئی پرواہ نہیں۔ نہ تمہاری نمازوں کی اور نہ تمہاری تسبیح و تحمید کی۔ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّکُمْ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ(ابراہیم:8)۔اور اس وقت کو بھی یاد کرو جب تمہارے ربّ نے یہ اعلان کیا کہ اگر تم شکر ادا کروگے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔

پس اگر تم چاہتے ہو کہ مستقل طور پر اللہ کے انعامات آپ پر ہوتے رہیں تو آپ اس کے حضور شکر ادا کرتے رہیں۔ ورنہ اللہ تعالیٰ نے تو اس آیت میں بڑے واضح طور پر انجام کے بارہ میں فرمادیا ہے کہ پھر کیا نتیجہ نکلے گا۔ایک سچے مومن کی روح اس سے کانپ جاتی ہے۔مَیں نے ابھی بتایا ہے کہ کیا سزا ہے جو مل سکتی ہے، جو ایمان لانے والوں کو تباہ کرسکتی ہے۔ تو ہر ایک ایمان لانے والے کو چاہئے کہ وہ سمجھے کہ خداتعالیٰ کیا چاہتا ہے اور یہ بات کامل فرمانبرداری کی وجہ سے حاصل ہوسکتی ہے۔جب آپ اپنی کامل فرمانبرداری کو اللہ اور اس کے رسول سے خاص کرتے ہیں تو چاہئے کہ آپ اس طریق کار کو ملحوظ رکھیں جس کو ملحوظ رکھنا لازم ہے۔ سب سے پہلے اپنے دلوں کو خدا کی محبت سے بھر لیں، ہر وقت اس کی حمد و تعریف کریں اور اس کے احسانوں کو یاد کرتے رہیں اور سوچیں کہ امام وقت کو ماننے کی وجہ سے اس نے مجھے کس قدر خوش قسمت بنایا ہے۔اس امام وقت کو جو مکمل طور پر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرنے والا ہے۔اور اللہ تعالیٰ کا اس بات پر بھی شکر ادا کرتے رہیں کہ اس نے میرے ملک کو کس قدر معدنیات سے پُر وسائل والا بنایا ہے۔پھر اس کی حمد کے ساتھ تعریف و تسبیح کرتے رہیں اور آخر پر اپنی طاقتوں اور قوتوں کو جو خداتعالیٰ کی طرف سے آپ کو ملی ہیں ان کو صحیح طور پر بروئے کار لاتے ہوئے ان کا صحیح استعمال کریں اور اس بات پر بھی خدا کا شکر کریں۔جیسے کسان اپنی تمام استعدادوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اچھے طریق پر کھیتی باڑی کرے تاکہ دوسرے لوگ خوراک کی قلت کا شکار نہ ہوں۔ فیکٹری کا مالک بہترین پروڈکٹس تیار کرے۔نہ صرف یہ کہ اس کے ملک کی ضروریات پوری ہوں بلکہ انٹرنیشنل مارکیٹ کے معیار کے مطابق ہوں۔اسی طرح اگر ایک مزدور ہے تو وہ شکرگزاری کے ساتھ خوب محنت کرے۔خلاصہ کلام یہ کہ خداتعالیٰ کی نعماء صحیح طریق پر، جو اس نے آپ کو دی ہیں ان کا استعمال کریں۔ اگر یہ نعماء صحیح طریق پر استعمال نہ ہوئیں تو یہ بھی ناشکری ہوگی اور یہ بات خداتعالیٰ کو ناپسند ہے۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ دعا کرے کہ خداتعالیٰ اس کے ملک کے ہر فرد کو ان نعمتوں سے نوازے تا یہ نہ ہو کہ ناشکری کی وجہ سے وہ ان نعمتوں سے محروم رہنے والے ہوں۔ یہ بات ہر احمدی کو عاجزی میں بڑھائے گی۔ وہ اپنے ملک کے باشندوں کو بتاتا رہے کہ ان کی کامیابی کا دارومدار خداتعالیٰ سے تعلق اور شکر میں اور باہمی محبت میں ہے۔اس کے فضلوں کو حاصل کرنے کا یہ بھی ذریعہ ہے کہ اس خدا کا جو بے نیاز ہے شکر ادا کرتا رہے۔ وگرنہ اس کے اختیار میں واپس لے لینا بھی ہے اور نواز دینا بھی ہے۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وطن سے محبت کا اظہار کرے اور ملک کے باشندوں سے بھی۔ اس کو چاہئے کہ وہ اس طریق پر اپنی زندگی بسر کرے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک اور اہم بات جس کی طرف مَیں آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں وہ باہمی محبت ہے جو جماعتی ترقیات کے ساتھ ساتھ ملکی ترقیات کو بڑھانے کا بھی سبب بنے گی۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْکُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللّٰہَ۔ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ(المائدہ :3)اور تمہیں کسی قوم کی دشمنی اس وجہ سے کہ اس نے تمہیں مسجد حرام سے روکا تھا اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم زیادتی کرو۔اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں تعاون نہ کرو اور اللہ سے ڈرو۔

یہ حقیقی ایمان لانے والوں کے لئے ایک حکم خداوندی ہے کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں زیادتی پر نہ اکسائے خواہ مقابل پر کافر ہی ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دشمنی تم کو عدل و انصاف دکھانے سے نہ روکے۔ جب دونوں پارٹیاں ایک دوسرے سے زیادتی کرنے والی ہوں گی تو انصاف کو ملحوظ نہ رکھا جائے گا اور اس کے بعد ایمان لانے والے اور کافروں کے درمیان رأفت کا رشتہ قائم نہ رہے گا۔

ہم احمدی ایک طرف تو اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے تاکہ ہم اپنے نفسوں کو پاک کریں۔نہ صرف اپنے نفس کو بلکہ معاشرہ کو بھی۔ جب کہ دوسری طرف ہم اپنے ہی ملک کے باشندوں سے ناروا سلوک رکھیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اپنے دشمنوں سے بداخلاقی کے بدلہ میں بھی بداخلاقی سے پیش مت آؤ بلکہ تم ہمیشہ عدل و انصاف سے کام لو۔ یہ وہ احکام ہیں جو تمہیں تمہارے مدّ مقابل کے بارہ میں دئے جاتے ہیں۔ پس مسلمانوں کو اس کا بہت خیال رکھنا چاہئے کیونکہ وہ آپس میں بھائی ہیں۔تو ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ دوسرے سے بھائیوں والا سلوک کرے۔ جب ایک احمدی کہتا ہے کہ وہ رسول کریم ﷺ کی جماعت میں شامل ہوگیا ہے تو اس کے اخلاق کا بلند ہونا بھی نظر آنا چاہئے۔ باقی مسلمانوں کی نسبت اس کے اخلاق اچھے ہونے چاہئیں۔قطع نظر اس کے کہ دوسرا کس قبیلہ کا ہے وہ اس سے حقیقی بھائیوں کی طرح سلوک کرے۔ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔انصاف کی تعلیم ہمیں حقوق کی ادائیگی سے نہیں روکتی۔ہمیں اس بات کی بھی تعلیم دی جاتی ہے کہ جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا تھا دشمنوں سے حسن سلوک کرنا چاہئے۔جس قدر ہم پیار، محبت اور انصاف لوگوں کو دیتے ہیں ان کو بھی دینا چاہئے۔ آپ لوگ جو نائیجیریا کے باشندے ہیں آپ عہد کرتے ہیں کہ اپنے ملک سے محبت کریں گے۔ جب نائیجیریا کا قومی ترانہ پیش کیا جاتا ہے تو یہ بھی ہر نائیجیرین پر فرض ہے کہ وہ احترام سے کھڑا ہو خواہ وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو یا لادین ہی کیوں نہ ہو۔

تعلقات میں یہ ضروری ہے کہ باہمی انصاف و رواداری کو ملحوظ رکھا جائے۔ جب انصاف قائم ہو جائے گا تو ہر بُرائی دور ہونے لگے گی اور جب ہر بُرائی دور ہونے لگے گی تو باہمی محبت بڑھنے لگے گی جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ معاشرہ میں امن ہوگا اور جب معاشرہ میں امن قائم ہوگا تو ملک ترقی کرے گا۔پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ ایک دوسرے کا خیال رکھے۔اگر اس بات کو ملحوظ نہ رکھا تو احمدیت کی آغوش میں آنا کوئی معنی نہیں رکھے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ احمدیت کا یہ مقصد نہیں کہ ہم نے تعداد میں بڑھنا ہے۔ بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ متقی لوگوں کو بڑھانے والی جماعت ہو۔ وہ ایسے لوگوں کی جماعت ہو جو خدا سے ڈرنے والے ہوتے ہیں اور جو اچھے کام کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو باہمی محبت کا حکم دیتا ہے۔ اللہ یہ نہیں کہتا کہ ان سے انصاف نہ کرو جو احمدی نہیں ہیں اور جو مسلمان نہیں۔ مذہب کا معاملہ تو بندے کا خدا کے ساتھ ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ (البقرۃ:257) کہ دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں۔گو ہمیں اجازت ہے کہ ہم اپنے مذہب کی اچھائی بیان کرتے رہیں لیکن پھر بھی جبر و اکراہ کا کہیں بھی حکم نہیں۔ جو دین کی بات نہیں سننا چاہتا اس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے تمہارے ساتھ نہیں۔آپ کی ڈیوٹی تو یہ ہے کہ خداتعالیٰ نے جو حقوق اور ذمہ داریاں آپ پر عائد کی ہیں آپ ان کی حفاظت کرنے والے ہوں۔اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ایک دوسرے کی مدد کرو تا تم تقویٰ کو پانے والے ہو۔ اگر کسی بھی مذہب یا قبیلہ کا آدمی آپ کو مدد کے لئے بلاتا ہے تو ہر مخلص احمدی کا فرض ہے کہ وہ آگے بڑھے اور اس کی مدد کرے۔دوسری طرف اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بُرے کاموں میں مدد نہیں کرنی اور ہر اس کام سے بچنے کی کوشش کرنی ہے جو بُرا ہے۔ اگر ہر احمدی بُرے کاموں میں مدد کرنا چھوڑ دے اور بڑھ کر اچھے کاموں کو کرنے کے لئے تیار ہوجائے تو معاشرہ کا حقیقی امن آپ کے نام سے قائم ہوگا۔اچھائی (Goodness) کیا ہے؟ اچھے کام اور نیک کام ہیں۔وہ کام ہیں جو اللہ پسند کرتا ہے۔اللہ اپنے بندے سے محبت کرتا ہے اور وہ پسند نہیں کرتا کہ اپنے بندے کو مشکل میں ڈالے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا (البقرۃ :83)۔ لوگوں سے اچھے طریق پر بات کرو۔یہ نہیں کہ تم اپنے تعلقات کی وجہ سے اچھے طریق پر بات کرو یا مسلمانوں سے اچھے طریق پر بات کرو بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سب لوگوں سے محبت سے بات کرو۔ اللہ چاہتا ہے کہ تمہارے آپس کے تعلقات بہتر ہوں اور تمام مضبوط تعلقات اس بات پر منحصر ہیں۔ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت ہونے کی وجہ سے ہم ان تبدیلیوں کو اپنے اندر لانے والے ہوں گے جو کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ میں رونما ہوئی تھیں۔صحابہ میں کیا تبدیلیاں تھیں جو پیدا ہوئیں؟ انہوں نے اپنے اخلاق کے معیار بلند کئے، قربانیوں کے معیار بلند کئے، یہاں تک کہ وہ اپنے بھائیوں کا اپنے سے زیادہ خیال رکھنے لگے۔اللہ تعالیٰ نے اس بات کو اس طرح بیان فرمایا وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِھِمْ وَلَوْکَانَ بِھِمْ خَصَاصَۃٌ(الحشر:10)۔وہ دوسروں کو اپنے پر فوقیت دیتے ہیں خواہ انہیں تنگی کا سامنا ہو۔یہ اچھے اخلاق کی ایک بڑی مثال ہے کہ وہ اپنے لئے کچھ زیادہ نہیں رکھتے۔جبکہ ان کی قربانی کے معیار یہ ہیں کہ وہ اپنی خوراک کو اپنے بھائیوں کے ساتھ مل کر تقسیم کرتے تھے۔ جب آپ ان اخلاق کو اپنا لیں گے تو نیکی پھیلے گی اور نفسانیت ختم ہوگی۔ جب متقی بندہ کام کرتا ہے تو وہ اپنے نفس کو ملحوظ رکھتے ہوئے کام نہیں کرتا بلکہ وہ اس کام کو جماعت کے حساب میں شمار کرواتا ہے اور ملکی ترقی کا باعث ہوتا ہے۔اگر وہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے تو اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ جس قدر وہ آسائش میں ہے اس کا بھائی بھی ہو جائے۔اگر آپ مدد کی بجائے ان کی جڑیں کاٹنے لگ جائیں تو دوسرے کی عزت نفس کو تباہ کررہے ہوں گے، اپنے اخلاق کو تباہ کررہے ہوں گے اور جماعت کو ملک کی نیک نامی کو داغدار کررہے ہوں گے۔اسی لئے خداتعالیٰ نے ہمیں نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی مدد کا حکم دیا ہے تاکہ محبت کی فضا قائم ہو۔جو مُلکی ترقی کا باعث بنے گی۔ ہر احمدی کو اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔

ایک بات اور ہے جو مَیں نوجوانوں سے کرنی چاہتا ہوں۔نوجوان خدام الاحمدیہ اور نوجوان لجنہ اماء اللہ کو۔اس زمانہ میں جبکہ بہت سی نئی ایجادات ہورہی ہیں جو کہ آپ کو خدا کے نزدیک لے جانے والی ہوسکتی ہیں مگر آپ کو اس سے دُور لے جارہی ہیں۔ ہر احمدی اس بات کو پیش نظر رکھے۔اگر تو وہ احمدی کہلواتا ہے تو بہت احتیاط سے کام لے۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کے بارہ میں فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ(المومنون: 4)۔مومن وہ ہیں جو لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔ اس عمر میں بہت سے ایسے کام ہوتے ہیں اور وہ لغو ہوتے ہیں جن میں سے ایک انٹرنیٹ (Internet) بھی ہے کہ بعض نوجوان لوگ اس کو غلط کاموں میں استعمال کررہے ہیں۔ بجائے اس سے فائدہ حاصل کرنے کے یہ ایک دوسرے کو دھوکہ دینے کے لئے استعمال کررہے ہیں اور لڑکے اور لڑکیوں کی دوستیاں بڑھانے کے لئے یہ استعمال ہو رہا ہے۔ بعض اوقات بداخلاق اور فحش فلمیں بھی انٹرنیٹ پر چل رہی ہوتی ہیں جو کہ مہذب لوگوں کے لئے نہیں ہوتیں۔ یہ فلمیں نوجوانوں کے اخلاق کو تباہ کرتی ہیں اور بہت سے لوگ اس کی وجہ سے اپنی زندگیوں کو تباہ کرلیتے ہیں۔ بعض والدین بھی اپنے بچوں کی وجہ سے فکرمند ہوتے ہیں خاص طور پر نوجوان لڑکیوں کی وجہ سے۔ احمدی ہر صورت میں ان امور کو مدنظر رکھتے ہوئے ان سے بچے۔ اگر خدا نے یہ

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

ایجادات ہمیں عطا فرمائی ہیں تو ان کے مثبت استعمال کی طرف توجہ ہو۔ اسے تبلیغ کے لئے استعمال کریں۔ بے شمار اعتراضات ہیں جو اسلام کے خلاف اٹھائے جارہے ہیں۔ اگر ہر مُلک کا احمدی ان اعتراضات کے جواب دینے لگے تو مدّ مقابل کو خاموش ہونا پڑے گا۔ یہ بات مَیں بہت مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ احمدی لڑکے اور لڑکیاں خاص طور پر انٹرنیٹ کے استعمال کے بارہ میں ہوشیار رہیں۔ ہمیشہ یادرکھیں کہ حیا اور پاکدامنی مذہب کا خاصّہ اور حصہ ہیں۔ اور ہر احمدی لڑکے اور لڑکی کو اس کا خیال رکھنا چاہئے تبھی وہ نیکی اور تقویٰ میں بڑھ سکیں گے اور تبھی وہ اس قابل ہوں گے کہ بُری باتوں سے بچ سکیں۔ پس ہر احمدی مرد ہو یا عورت، نوجوان ہو یا بوڑھا، جس نے احمدیت قبول کی ہے اپنے اندر خاص تبدیلی پیدا کرے وگرنہ جماعت کی طرف منسوب ہونے کا کیا فائدہ۔ آپؑ کے آنے کا مقصد یہی ہے کہ جو فاصلہ بندے اور اس کے خالق کے درمیان آ گیا تھا وہ ختم ہو۔ ہمیشہ یادرکھیں کہ ہمیں ایک عظیم مقصد کے لئے قربانی کرنی ہے اور وہ قربانی کیا ہے؟ وہ قربانی ہمارے نفسوں کی قربانی ہے اور ہماری نفسانی خواہشات کی قربانی ہے۔ یہ قربانیاں ہمیں جماعت کا ایک مؤثر اور گرانقدر حصہ بنائیں گی اور ہم اپنے ملک کے بہترین شہری بن جائیں گے۔ میری مزید یہ بھی دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ میں یہ پاک تبدیلیاں پیدا فرمائے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نائیجیریا کو ترقی یافتہ ممالک کی فہرست میں بھی نمایاں کردے۔ ہر شخص کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اپنے مُلک کو اپنی ذاتی خواہشات پر ترجیح دیں اور مُلک سے محبت اور قربانی کا مقام ہر احمدی میں نمایاں ہو۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو جو جلسہ پر آئی ہیں ان دعاؤں کا مستحق بنائے جو درد بھری دعائیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قادیان کی چھوٹی سی بستی میں کیں تا لوگ خدا کو پہچانیں اور اس سے تعلق بڑھائیں۔ اللہ کرے کہ ہر لمحہ آپ کی محبت خلافت احمدیہ سے بڑھے۔ جن نائیجیرین کو مَیں ملا ہوں یا جن سے خط وکتابت ہوئی ہے مَیں نے ان سب کو اخلاص و وفا میں بہت آگے پایا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ اخلاص و وفا مزید بڑھے اور مجھے ہمیشہ آپ کی طرف سے اچھی خبریں پہنچیں۔ اور اب اس جلسہ میں آپ کے اخلاص و وفا کو جماعت اور خلافت کے لئے دیکھتے ہوئے مَیں یہ کہہ سکتا ہوں کہ آپ سب سیدھے راستے پر چلنے کی کوشش کررہے ہیں اور اس صحیح راستے پر جس کی تعلیم ہمیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس تعلیم کو ہم پر واضح کیا۔ اللہ آپ کو آپ کے ایمان میں بڑھائے۔ اللہ آپ کو نیکی اور اچھائی میں بڑھائے۔ (آمین)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب پونے ایک بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کروائی جس کے ساتھ نائیجیریا کا یہ تاریخی جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

جلسہ سالانہ کے اس آخری اجلاس میں مختلف مہمانان کرام شامل ہوئے۔ الحاجی لاڈن احمد صاحب چیف آف UKE، الحاجی ذکریا صاحب چیف امام UKE، امام آف Toho اور چیف امام اوٹا بالیفی اور دوسرے عمائدین نے شرکت کی۔

ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ نے جلسہ گاہ میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ ان تمام اماموں نے حضور انور کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ ''حدیقہ احمد'' سے اپنی رہائشگاہ مسجد مبارک ابوجہ کے لئے روانہ ہوئے۔ جلسہ گاہ سے روانگی کے وقت احباب جماعت فلک شگاف نعرے لگا رہے تھے۔ لوگ اس راستہ پر جمع ہونا شروع ہوگئے جہاں سے حضور انور کا گزر ہونا تھا۔ حضور انور کے یہ عشاق اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے نعرے بلند کر رہے تھے۔ جب حضور انور کی گاڑی لجنہ کی جلسہ گاہ کے قریب پہنچی تو خواتین اور بچیوں نے اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے حضور انور کو الوداع کہا۔ پونے دو بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

نائیجیریا میں اندرون ملک سے یہ لوگ مختلف علاقوں سے ہزاروں کلومیٹر سے زائد کا سفر پندرہ پندرہ گھنٹوں میں طے کر کے پہنچے تھے۔ اس گرمی کے موسم میں بڑا لمبا اور تکلیف دہ سفر طے کر کے یہ لوگ حضور انور کے دیدار کے لئے آئے تھے۔ ان میں سے ایک بڑی تعداد نومبائعین کی تھی جو گزشتہ چند سالوں میں جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔

نصرت الٰہی کا ایک غیر معمولی تائیدی نشان اور غیروں کی تأثرات

نائیجیریا کے نارتھ کے اس خطہ میں جہاں ہمارا جلسہ گاہ ''حدیقہ احمد'' ہے ان دنوں شدید آندھیاں آتی ہیں اور بارشیں ہوتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کے تینوں دن نہ تو کوئی آندھی آئی اور نہ ہی بارش ہوئی۔ اور اس علاقہ کے غیر احمدیوں نے اس بات کا برملا اظہار کیا کہ آندھی اور بارش نہ آنے کی وجہ ان کے خلیفہ وقت کی یہاں موجودگی ہے۔ ان کے خلیفہ خدا تعالیٰ کے ولی ہیں اور ان کی برکت کی وجہ سے نہ تو آندھی آئی اور نہ بارش ہوئی۔ ان کے خلیفہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہے اور ان کا نظام خدائی نظام ہے۔ جب تیسرے دن جلسہ کا اختتام ہوا اور حضور انور جلسہ گاہ سے تشریف لے گئے تو دو گھنٹے بعد شدید آندھی آئی اور بارش ہوئی۔

✿ ...... Masawara سٹیٹ کے ایک غیر احمدی چیف نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ حضور جیسی عظیم شخصیت یہاں تشریف لائی اور ہمارے ملک کے لئے یہ برکت کا موجب ہے اور یہ جلسہ ہمیں ہمیشہ یاد رہے گا۔

✿ ...... ایکیٹوریل گنی اور کیمرون سے آنے والے نومبائعین نے اس بات کا برملا اظہار کیا کہ ہم نے اپنی زندگی میں کبھی ایسا جلسہ نہیں دیکھا جہاں مختلف قسم کی قوموں اور رنگ ونسل کے لوگ موجود ہوں۔ لوگوں کا ایسے مذہبی پروگرام کے لئے جمع ہونا اور ان کو اتنے دن رکھنا اور ان کو کھانا کھلانا یہ حیرت انگیز چیز ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ تھے۔ کوئی لڑائی جھگڑا، کوئی گالی گلوچ نہیں تھا۔ ہر طرف پیار اور محبت کا ماحول تھا۔ یہ باتیں عام دنیا میں ممکن نہیں۔ یہ خدائی جماعت کا ہی کام ہے اور ایسے کام صرف خدا تعالیٰ کے چنیدہ لوگ ہی کر سکتے ہیں۔

نائیجیریا کے اس صد سالہ خلافت جوبلی کے تاریخ ساز جلسہ میں نائیجیریا کے علاوہ درج ذیل 13 ممالک سے وفود اور احباب شامل ہوئے۔

نائیجر (Niger)، کیمرون (Cameroon)، چاڈ (Chad)، ایکیٹوریل گنی (Equarorial Guinea)، کینیا (Kenya)، بینن (Benin)، بورکینا فاسو (Burkina Faso)، گھانا (Ghana)، ساؤتھ افریقہ، جرمنی، یوکے، امریکہ (U.S.A.) اور پاکستان۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جلسہ سالانہ کے تینوں دن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ اور خطابات MTA پر Live نشر ہوئے۔

نصرت جہاں بورڈ نائیجیریا کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق چھ بجے شام ''نصرت جہاں بورڈ نائیجیریا'' کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ حضور انور کے دریافت کرنے پر امیر صاحب نائیجیریا نے میٹنگ کا ایجنڈا پیش کرتے ہوئے بتایا کہ یہاں نائیجیریا میں مزید واقفین ڈاکٹرز کی ضرورت ہے۔ مزید ڈاکٹرز بھجوائے جائیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: یہ صورت حال صرف نائیجیریا میں ہی نہیں ہے، ہر ملک سے ایسی درخواستیں مل رہی ہیں لیکن ہمارے پاس واقفین ڈاکٹرز کی کمی ہے اور باوجود کوشش کے کمی ہے۔ حضور انور نے فرمایا نائیجیریا اور گھانا جیسے ممالک جہاں کی جماعتیں پرانی ہیں ان کو خود کوشش کرنی چاہئے کہ ان کے اپنے واقف ڈاکٹر سامنے آئیں جو کہ خدمت کے جذبہ سے سرشار ہوں۔ اب آپ لوگ خود بوجھ اٹھائیں، مرکز پر بوجھ نہ بنیں۔ اپنا انتظام خود کریں۔ فرمایا جو واقفین ڈاکٹرز یہاں کام کر رہے ہیں ان کو کسی اور جگہ بھی بھجوایا جا سکتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ آپ اپنی پلاننگ کریں اور منصوبہ بندی کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا سیکرٹری نصرت جہاں کوشش کر رہے ہیں لیکن بڑی مشکل ہے۔ جو ڈاکٹر آتے ہیں تین سال یا پانچ سال کے عرصہ کے لئے ہوتے ہیں۔ پھر بہت کم ہیں جو اپنا عرصہ بڑھاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: واقفین نو بچوں کی ابھی تو کونسلنگ کریں، ان کو گائیڈ کریں۔ جو بچے ذہین ہوں، باصلاحیت ہوں اور ان کا تعلیمی معیار بہت اچھا ہو وہ میڈیکل لائن میں جائیں اور ڈاکٹر بنیں اور خدمت کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ سیکرٹری وقف نو سے پوچھیں کہ جو طلباء ذہین ہیں اور میڈیسن میں دلچسپی ہے ان کا جائزہ لیں اور ابھی سے کونسلنگ کریں۔

احمدیہ کالج اویشا (Umaisha) کے بارہ میں امیر صاحب نے درخواست پیش کی کہ اس کالج کو College of Technology میں تبدیل کرنے کا پروگرام ہے۔ کیونکہ علاقہ کے لوگوں کی طرف سے اس کی ڈیمانڈ ہے۔ اور اس کی ضرورت بھی ہے۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اس بارہ میں پہلے Feasibility Report تیار کریں اور وہ بھی بھجوائیں۔ علاقہ کیسا ہے، طلباء کتنے ہوں گے۔ اساتذہ کہاں سے آئیں گے، آمد کیا ہوگی، اخراجات کیا ہوں گے اور کہاں سے پورے ہوں گے۔ ٹیکنیکل اساتذہ کی ضرورت ہوگی پھر متعلقہ سامان، اشیاء کی ضرورت ہوگی۔ ان تمام امور کا جائزہ لے کر بھجوائیں۔ حضور انور نے فرمایا نیز یہ بھی بتائیں کہ آیا یہ کالج آف ٹیکنالوجی موجودہ کالج کے ساتھ چلے گا یا صرف کالج آف ٹیکنالوجی بنانا چاہتے ہیں۔ پرنسپل صاحب سے بھی مشورہ کر لیں۔

واقفین ڈاکٹرز کی رخصت کے بارہ میں امیر صاحب نائیجیریا نے درخواست کی کہ پانچ سال بعد رخصت دی جاتی ہے جو کہ ایک لمبا عرصہ ہے۔ اسے اگر تین سال کر دیا جائے تو آسانی ہو جائے گی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ اس بارہ میں فکر مند نہ ہوں یہ میرے اور ان واقفین ڈاکٹر کے درمیان ہے۔ ان ڈاکٹر نے زندگی وقف کی ہوئی ہے اور جنہوں نے زندگی وقف نہیں کی انہوں نے پانچ سال کا معاہدہ کیا ہوا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آج کل تو حالات بہت بہتر ہوگئے ہیں۔ ہمارے پرانے مشنری ڈاکٹرز اور ٹیچرز نے بڑی قربانیاں دی ہیں۔ اور بڑے خراب حالات میں کام کیا۔ آپریشن ٹیبل نہیں تھا، بجلی نہیں تھی۔ عام کسی میز پر ٹارچ کی لائٹ میں آپریش کرتے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے گھانا میں قیام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جہاں مَیں مقیم تھا وہاں ایک بھی احمدی نہیں تھا۔ جمعہ اور عید مَیں، بی بی، ایک بچہ اور ایک لوکل معلم جو دوسرے علاقہ سے آیا کرتا تھا ہم تین مل کر جمعہ اور عید ادا کیا کرتے تھے۔ جہاں رہائش تھی وہاں پانی نہیں تھا اور بجلی بھی نہیں تھی۔ ایک تیل کا اور گیس کا لیمپ تھا۔ دوسرے کمرے یا باتھ روم میں جانا ہو تو لیمپ ساتھ لے جانا پڑتا تھا تو پیچھے کمرے میں اندھیرا ہو جاتا تھا۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حالات بہت بہتر ہیں اور بہت سہولتیں مہیا ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ اپنے لوگ آگے لائیں اور ان میں قربانی کی روح پیدا کریں تاکہ یہ خدا کی رضا اور خوشنودی کے حصول کے لئے کام کریں۔ ممکن ہے آئندہ سالوں میں آپ کو مرکز سے کوئی ڈاکٹر بھی نہ مل سکے اس لئے اس کی ابھی سے تیاری کریں۔

اس کے بعد حضور انور نے امیر صاحب نائیجیریا سے استفسار فرمایا کہ آپ اپنا بجٹ کس طرح تیار کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہر ادارہ، سکول اور ہسپتال اپنا اپنا بجٹ بنائیں۔ کیپیٹل اخراجات اور آمد وخرچ کا بجٹ پھر یہ بجٹ نصرت جہاں بورڈ میں پیش ہو اور نصرت جہاں بورڈ اس بجٹ کو دیکھے اور پھر مرکز بھجوائے۔ سال ختم ہونے سے تین ماہ قبل یہ بجٹ بن جانے چاہئیں۔ ہر ہسپتال کو کیپیٹل بجٹ سے اس کا حصہ دیا جائے۔ روٹین کے بجٹ میں سے بھی آپ آئیٹم کاٹ نہیں سکتے۔ بعض کام کرنے ہوتے ہیں، ضرورت ہوتی ہے۔ جو ہسپتال زیادہ انکم پیدا کر رہے

قائم شدہ 1952

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز ربوہ

ریلوے روڈ	اقصیٰ روڈ
6214750	6212515
6214760	6215455

پروپرائٹر۔ میاں حنیف احمد کامران
Mobile: 0300-7703500

ہیں ان کو کارکردگی کے لحاظ سے ترجیح دی جاسکتی ہے لیکن ہر ہسپتال کی ضروریات پوری ہونی چاہئیں۔

حضور انور نے اپاپا(Apapa) ہسپتال کی بلڈنگ کی تعمیر مکمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور انور نے فرمایا کہ خاص طور پر تیسری منزل کی دائیں اور بائیں وِنگ کو مکمل کیا جائے۔ حضور انور نے امیر صاحب نائیجیریا کو ہدایت فرمائی کہ یہ تعمیر مکمل کرنے سے قبل Structural Engineer کی رائے لیں اور اگر کسی حصہ کو نئے سرے سے تعمیر کرنا پڑے تو کریں۔ حضور انور نے ہسپتالوں کی مرمت اور تعمیر کے کام میں ایک کمیٹی کا تقرر بھی فرمایا۔

حضور انور نے احمدیہ کالج Umaisha، احمدیہ سیکنڈری سکول آرا اور احمدیہ سکول Onda کی کارکردگی کا بھی جائزہ لیا۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ ان جگہوں پر بجلی نہیں ہے اور پانی کی بھی شدید قلت ہے اور حکومت کی طرف سے بھی کوئی گرانٹ وغیرہ نہیں مل رہی۔ حضور انور نے فرمایا اگر ان دونوں سکولوں میں کمپیوٹر کلاسز شروع کر دی جائیں تو فائدہ ہوگا۔ حضور انور نے دونوں سکولوں کو پانچ پانچ کمپیوٹر مہیا کرنے کی ہدایت فرمائی۔

حضور انور کی خدمت میں یہ معاملہ بھی پیش کیا گیا کہ ایک سکول کے کلاس رومز میں کمی ہے۔ مزید کلاس رومز تعمیر ہونے چاہئیں۔ اس پر حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اپنے بجٹ کے مطابق کریں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ سکولوں کے بارہ میں یہ پلان بھی تیار کریں کہ کس طرح ان کو اس معیار تک لے جایا جاسکتا ہے کہ امتحانات کے دوران جو رقم حکومت کو ادا کرنی پڑتی ہے وہ نہ کرنی پڑے۔ طلباء کی تعداد میں بھی اضافہ کریں اور اپنا معیار بھی بڑھائیں۔

احمدیہ ہسپتال Igebu Ode کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا کہ اگر یہ ہسپتال اچھا کام نہیں کر رہا تو اسے بند کر دیا جائے۔ ایک سے ڈیڑھ سال تک اس کی پراگرس دیکھیں۔ اگر پراگرس اچھی ہے تو پھر ٹھیک ہے ورنہ اسے بند کیا جاسکتا ہے۔

جامعہ احمدیہ الارو(Ilaro) کے اخراجات کے بارہ میں امیر صاحب نائیجیریا نے بتایا کہ نصرت جہاں فنڈ سے ایک بڑی رقم مہیا کی جاتی ہے جس کی وجہ سے ہسپتالوں کو کیپیٹل دینے میں مشکلات ہوتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ جامعہ کو چلانا اور اخراجات مہیا کرنا یہ نصرت جہاں بورڈ کی ذمہ داری نہیں ہے اور نصرت جہاں فنڈ سے اس کا خرچ نہیں جانا چاہئے بلکہ جماعت اس کا خرچ برداشت کرے اور جماعت اس کا بوجھ اٹھائے۔ اب موصیان بھی بڑھ رہے ہیں آمد بھی بڑھ رہی ہے۔ نومبائعین میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ قربانی میں آگے بڑھیں اور چندہ کی عادت ڈالیں۔ چندہ عام کی طرف توجہ دیں اور باقاعدہ پلاننگ کر کے یہ کام کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں یہ معاملہ پیش کیا گیا کہ کیپیٹل بجٹ کی ایک دفعہ منظوری کے بعد رقم کی Release کے لئے دوبارہ منظوری لینے کی ہدایت ہے جس سے تاخیر ہوتی ہے اور کیپیٹل بجٹ خرچ کرنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس پر حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جب ایک دفعہ کیپیٹل بجٹ کی منظوری ہو جاتی ہے تو پھر دوبارہ منظوری لینے کی ضرورت نہیں۔ امیر صاحب مرکز سے منظور شدہ بجٹ کے مطابق رقم Release کرسکتے ہیں۔ ہاں اگر دوران سال منظور شدہ بجٹ میں سے کسی وجہ سے کسی کام پر رقم خرچ نہیں کی گئی تو سال ختم ہونے کے بعد یہ رقم خرچ کرنے کے لئے باقاعدہ اجازت لینی چاہئے۔ اور اگر کوئی پراجیکٹ ایک سال یا زائد عرصہ میں مکمل ہوگا تو ابتدا سے ہی اس کی منظوری لے لینی چاہئے کہ یہ پراجیکٹ ایک سال سے زائد عرصہ، اتنے سالوں میں مکمل ہوگا۔ ساتھ ساتھ اخراجات کا مکمل حساب رکھا جائے۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ جب کسی کام کے لئے درخواست بھجوایا کریں تو ساتھ بتایا کریں کہ ہمارے پاس کُل اتنی رقم ہے اور اس میں فلاں پراجیکٹ کے لئے اتنی رقم منظور ہو چکی ہے اور اب اس قدر باقی ہے اور اس میں سے نئے کام کے لئے منظوری کی درخواست دی جارہی ہے۔

حضور انور کو بتایا گیا کہ نصرت جہاں بورڈ کی میٹنگ ہر دو ماہ بعد ہوتی ہے اور اگر کوئی ہنگامی کام ہو تو اس سے پہلے بھی میٹنگ بلالی جاتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ہر میٹنگ کا ریکارڈ رکھا کریں۔ اگلی میٹنگ میں گزشتہ میٹنگ کے Minuts پڑھے جائیں۔ اگر کسی وجہ سے ایمرجنسی میٹنگ بلائی جائے اور سب ممبران کا حاضر ہونا ممکن نہ ہو تو کم سے کم قورم پورا ہونا چاہئے۔ بورڈ کے چیئرمین صاحب، سیکرٹری صاحب، ڈاکٹر اور ٹیچر کی حاضری لازمی ہے۔ پھر بعد میں بورڈ کے تمام ممبران کو مطلع کیا جائے کہ ایمرجنسی میٹنگ ہوئی اور یہ معاملے ڈسکس ہوئے اور یہ فیصلے ہوئے۔ آپ کو انفارم کر رہے ہیں۔ پھر مرکز سے منظوری کے بعد آپ سب منظوری کے پابند ہیں۔

حضور نے فرمایا اگر میٹنگ میں کسی بات سے کسی ممبر کا اختلاف ہو تو اس کا حق ہے کہ اپنی رائے محفوظ رکھتے ہوئے ریکارڈ میں لائے اور Minuts میں درج ہو۔ مکمل رپورٹ مرکز میں بھجوائی جائے پھر مرکز اس کا فیصلہ دے گا۔

حضور انور نے مزید ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ ہسپتالوں کو صاف ستھرا ہونا چاہئے اور ساتھ ساتھ Maintainance ہونی چاہئے۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ کسی مشین کی خرید سے پہلے اس کی مختلف Qualities پر بحث ہوسکتی ہے۔ لیکن باقاعدہ منظوری کے بعد انچارج ڈاکٹر کی صوابدید پر ہے کہ منظور شدہ رقم میں سے خریداری مکمل کرے اور یہ لازمی نہیں کہ ہر ہسپتال وہی مشین خریدے جو دوسرے ہسپتال نے خریدی ہے۔

جامعہ احمدیہ کے تعلق میں حضور انور نے فرمایا کہ Jamia West African گھانا میں کھولا جارہا ہے۔ جونیئر جامعہ الارو(Ilaro) میں ہی رہے گا۔ جو طلباء مزید تعلیم یعنی شاہد کی ڈگری کے لئے کوالیفائی کریں گے ان کو گھانا بھجوایا جاسکتا ہے۔

ایک موقعہ پر حضور انور نے فرمایا کہ مَیں اس حق میں نہیں ہوں کہ کسی ادارے کو بند کیا جائے لیکن حالات اگر خاص ڈگر پر لمبا عرصہ چلتے رہیں تو غور کیا جاسکتا ہے۔

مکرم امیر صاحب نائیجیریا نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں رپورٹ پیش کی کہ Naswara State میں جماعت کی کافی پراپرٹی ہے۔ حضور انور کے دریافت کرنے پر امیر صاحب نے بتایا کہ مخالفت نہیں ہے اور نومبائعین کی کافی تعداد اس علاقہ سے آئی ہے۔ یہاں مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہے اور ہاؤسا زبان بولی اور سمجھی جاتی ہے اور زیادہ تر مبائعین مسلمانوں میں سے آئے ہیں۔

حضور انور نے امیر صاحب نائیجیریا کو ہدایت فرمائی کہ حضور انور کے افتتاحی خطاب کا مختلف مقامی زبانوں میں ترجمہ کر کے تمام احمدی احباب تک پہنچایا جائے۔

حضور انور نے امیر صاحب نائیجیریا کو فرمایا کہ جائزہ لیں کہ کس طرح ہمارے سکول اپنے اخراجات خود برداشت کر سکتے ہیں۔ کانو(Kano) کالج نے اپنی اچھی ساکھ قائم کی ہے۔ پرنسپل صاحب کے حکام سے اچھے تعلقات ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ہمارے سکولوں میں جہاں بجلی اور پانی کی مشکلات ہیں ان کے لئے سولر سسٹم کا جائزہ لینے اور پانی کے لئے Bore Hole کروانے کے تعلق میں ہدایات ارشاد فرمائیں۔ نیز حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اگر ان سکولوں میں بورڈنگ ہاؤس کی سہولت مہیا کرنے کے نتیجہ میں ترقی ہوگی تو اس کا بھی جائزہ لیا جائے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ جہاں ہمارا اپاپا ہسپتال ہے وہاں اس علاقہ میں اگرچہ اَور ہسپتال بھی ہیں لیکن اپاپا(Apapa) ہسپتال نے اپنا اچھا معیار قائم کیا ہے اور ترقی کی ہے اور اچھے تعلقات بنائے ہیں اور دوسرے ہسپتالوں کے باوجود لوگ یہاں آنا پسند کرتے ہیں۔ گورنمنٹ آفیشلز کی بڑی تعداد آتی ہے۔

اوجوکورو ہسپتال نے بھی اچھی ترقی کی ہے۔ ایک وقت تھا کہ ہسپتال اپنے اخراجات بھی نہیں اٹھا سکتا تھا۔ کانو(Kano) ہسپتال کا معیار بھی بہت بہتر ہوا ہے۔ اور ان کی آمد میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے۔

نصرت جہاں بورڈ نائیجیریا کی یہ میٹنگ شام سوا سات بجے تک جاری رہی۔ میٹنگ کے اختتام پر بورڈ کے تمام ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

فیملی ملاقاتیں

اس میٹنگ کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ بیس فیملیز کے 120 سے زائد ممبران نے حضور انور سے ملاقات کا شرف پایا۔ اور حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا آٹھ بجے تک جاری رہا۔

واقفین نو بچوں اور بچیوں کی کلاس میں اہم نصائح

بعد ازاں پروگرام کے مطابق ''مسجد مبارک'' ابوجہ (Abuja) میں واقفین نو بچوں اور بچیوں کا حضور انور کے ساتھ پروگرام شروع ہوا۔ کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم عبدالباسط الوری نے پیش کی اور انگریزی میں ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد عزیزم فرہاد احمد نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے منظوم کلام ''نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے'' کے چند اشعار خوش الحانی سے پیش کئے۔

اس کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ جن کی عمر 15 سال سے زائد ہے ہاتھ کھڑا کریں۔ اس پر ان واقفین نو نے اپنے ہاتھ بلند کئے۔ حضور انور نے ان بچوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ کیا آپ کو علم ہے کہ آپ واقف نو ہیں، آپ نے زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ اس پر ان بچوں نے 'ہاں' میں جواب دیا۔ حضور انور نے دوبارہ دریافت فرمایا کہ کیا آپ اپنا وقف جاری رکھنا چاہتے ہیں؟ اس پر بچوں نے 'ہاں' میں جواب دیا۔

حضور انور نے سیکرٹری صاحب وقف نو کو ہدایت فرمائی کہ ان بچوں سے دوبارہ دستخط کروائیں اور ان سے تحریر لیں کہ یہ اپنا وقف جاری رکھنا چاہتے ہیں۔

حضور انور نے واقفین بچوں کو نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کے والدین نے آپ کو اللہ کی راہ میں وقف کیا ہے۔ اب آپ نے اپنی ذمہ داری ادا کرنی ہے۔ اپنی پڑھائی میں باقاعدگی اختیار کریں۔ سیکنڈری سکول کے بعد کیا کرنا ہے، جماعت کو بتائیں۔ اگر جامعہ جانا ہے تو لکھیں کہ ہم نے جامعہ جانا ہے اور مبلغ بننا ہے۔ اگر دوسرے میدانوں میں جانا چاہتے ہیں تو آگاہ کریں۔ لڑکیاں میڈیکل میں جائیں، ڈاکٹر بنیں یا نرس بنیں یا ٹیچر بنیں۔ اب جماعت آپ کو جو بھی حکم دے آپ نے وہی کرنا ہے اور کامل اطاعت کرنی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ابھی سے جس میدان میں، جس شعبہ میں جانا چاہتے ہیں ذہنی طور پر اس کی تیاری کرلیں۔ عام احمدی بچوں سے آپ کا مقام زیادہ ہے۔ آپ اپنے اندر ایمانداری پیدا کریں۔ جماعتی کاموں میں حصہ لیں۔ اپنی حالت میں تبدیلی لائیں۔

نصائح فرمانے کے بعد اس پروگرام کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں اور بچیوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔ بڑی عمر کی بچیوں میں سکارف بھی تقسیم فرمائے اور بڑی عمر کے بچوں کو قلم بھی عطا فرمائے۔

بعد ازاں بچوں اور بچیوں نے علیحدہ علیحدہ گروپ کی صورت میں حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔ نو بجے یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کلاس میں 101 واقفین نو بچے اور 64 واقفات نو بچیاں شامل ہوئیں۔ کلاس کے اختتام پر حضور انور کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

سوا نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''مسجد مبارک'' ابوجہ تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کا بھوکوں کو کھانا کھلانے کا الہام پورا ہونے کی گواہی

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 20/مارچ 2007ء میں حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحبؓ کے قلم سے ایک مضمون شامل اشاعت ہے جس میں آپؓ نے بطور گواہ یہ چشمدید شہادت بیان کی ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کو ہونے والے ایک الہام کے نتیجہ میں آدھی رات کو لنگر خانہ کھول کر بھوکوں کو کھانا کھلایا گیا۔

اس واقعہ کی تفصیل آپؓ یوں بیان فرماتے ہیں کہ خاکسار 1907ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان میں حاضر تھا اور اُن دنوں جماعت پٹیالہ کا سیکرٹری تھا۔ جلسہ کے آخری دن صدر انجمن احمدیہ کے سیکرٹری کی جانب سے اعلان ہوا کہ آج بعد نماز عشاء صدر انجمن احمدیہ کا جنرل اجلاس مسجد مبارک میں ہوگا جس میں بیرونجات کی انجمنوں کے پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں کی شمولیت لازمی ہے۔ چنانچہ خاکسار باوجودیکہ سخت بھوکا تھا کیونکہ صبح آٹھ بجے کا کھانا کھایا ہوا تھا۔ مگر غیرحاضری کے خوف سے کھانا کھانے نہ گیا۔ مگر نماز کے بعد تمام مسجد خالی ہوگئی۔ میں نے خیال کیا کہ اراکین صدر انجمن ابھی تشریف لے آئیں گے مگر کافی دیر گزرنے پر بھی کوئی نہ آیا۔ ایک طرف بھوک ستارہی تھی دوسری طرف غیرحاضری کا ڈر۔ اسی حالت میں قریباً دو گھنٹے گزر گئے۔ تب اراکین مجلس تشریف لائے اور اجلاس شروع ہوا اور پونے بارہ بجے رات ختم ہوا تو میں لنگر خانہ کی طرف گیا جسے بند پایا۔ تب میں اسی حالت میں اپنی قیام گاہ میں چلا گیا۔ ابھی لیٹنے کو تھا کہ کمرہ کے دروازہ پر کسی نے دستک دے کر کہا: جس بھائی نے کھانا نہیں کھایا، وہ لنگر خانہ میں پہنچ کر کھانا کھالے۔ لنگر خانہ دوبارہ کھولا گیا ہے۔ چنانچہ میں گیا اور شکر کے ساتھ کھانا کھالیا۔ اس وقت میرے سوا غالباً دو بھائی اَور تھے۔

اگلی صبح حضرت مسیح موعودؑ سیر کے لئے باہر تشریف لائے تو حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کو بلاکر فرمایا کہ ’’معلوم ہوتا ہے آج رات کے کھانے کا انتظام اچھا نہ تھا کہ بعض مہمانوں کو کھانا نہیں ملا۔ کسی کی بھوک عرش تک پہنچی ہے اور مجھے دس بجے کے قریب بشدّت الہام کیا گیا: بھوکے اور بے حال کو کھانا کھلاؤ۔ سو میں نے اسی وقت باہر کہلا بھیجا تھا کہ جن مہمانوں کو کھانا نہیں ملا ان کو کھانا کھلایا جائے۔

یہ سُن کر میں دل میں خوش ہورہا تھا کہ رات میرے خدا نے مجھے کھانا کھلوایا ہے۔ پھر الہام کے پورا ہونے کی خوشی بھی تھی۔ کیونکہ ہوسکتا تھا کہ الہام کی وجہ سے جب دوبارہ لنگر خانہ کھولا گیا تھا تو کوئی ایسا شخص ہی نہ ملتا جس نے کھانا نہیں کھایا تھا مگر دوتین ایسے آدمیوں کا پایا جانا جنہوں نے کھانا نہ کھایا تھا اس امر کا ثبوت ہے کہ یہ الہام خدا کے سچے مامور کو خدائے علیم وبصیر کی جانب سے کیا گیا تھا۔ لیکن حضورؑ کا یہ فرمانا کہ کسی کی بھوک عرش تک پہنچی ہے جس نے اسے ہلایا ہے ظاہر کرتا ہے کہ کسی خاص شخص کی بھوک ہے جس کا یہ کرشمہ ہے۔ پس اس جگہ میں خداتعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ میں اس رات سخت بھوکا تھا کہ آٹھ بجے صبح کا کھانا کھایا ہوا تھا پھر دن میں کچھ میسر نہ آیا تھا اور عمر نوجوانی کی تھی۔ بھوک کی یہ تکلیف مجھے سلسلہ کے کام کی وجہ سے برداشت کرنا پڑی تھی۔ پس میں اپنی ناداری اور جسمانی کمزوری اور کمزوری طبع کے باعث اس وقت نہایت قابل رحم تھا اور میرا یقین ہے کہ وہ میری ہی بھوک تھی جس نے عرش کو ہلایا اور بعد کے واقعات سے بھی اس امر کی تائید ہوتی ہے۔

جلسہ ختم ہونے پر خاکسار پٹیالہ آگیا اور فکر روزگار میں مبتلا ہوگیا کیونکہ تاحال میرا کوئی مستقل روزگار نہ تھا اور والد صاحب کو فوت ہوئے چار ماہ گزر چکے تھے۔ گویا لفظ معتر مجھ پر پورا صادق آتا تھا۔ ہمارے بھائی بابو عبدالحمید صاحب سیالکوٹی نے، جو اکونٹنٹ جنرل پٹیالہ کے محکمہ میں ممتاز عہدہ پر تھے، مجھے ازراہ ہمدردی کہا کہ مَیں اُن کے محکمہ میں ملازم ہوجاؤں۔ میں نے جواباً کہہ دیا کہ آپ کے محکمہ میں موسم سرما میں دفتری اوقات (دس بجے سے چار بجے) میں جمعہ کی نماز کے لئے وقت نہیں ملتا اور میں نماز جمعہ کو چھوڑ نہیں سکتا۔ پھر بھی مجبوراً میں نے محکمہ تعلیم میں ملازمت کی درخواست دیدی لیکن محکمہ نے التفات نہ کی۔ میں زیادہ پریشان حال ہوگیا تو محترم شیخ عبداللہ صاحب مرحوم نے میرے لئے ایک آسامی فوجی کمپنی کی اکونٹنٹی کی تلاش کی اور پوچھا کہ اگر تم اس جگہ ملازم ہونا چاہو تو میں کوشش کردوں کیونکہ یہ اسامی کرنل محمد رمضان کے ہاتھ میں ہے جو میرا لحاظ کرے گا۔ میں نے جواباً کہا کہ میں تو حاجتمند ہوں۔ اس پر آپ کرنل سے ملے۔ مگر کرنل نے، یہ کہہ کر کہ یہ لڑکا تو مرزائی ہے، ملازمت دینے سے انکار کردیا۔ شیخ صاحب مرحوم نے مجھے کہا کہ کل اُن کے ساتھ جاکر کرنل کو ملوں اور اگر کرنل مرزائی وغیرہ کا سوال کرے تو خاموش ہوجاؤں، وہ خود ہی جواب دے لیں گے۔ اُن کی مراد یہ معلوم ہوتی تھی کہ میں اپنی احمدیت کو چھپالوں۔ میں نے عرض کیا کہ یہ ملازمت تو صرف تیس پینتیس روپے ماہوار کی ہے۔ میں تو اگر ہزار روپے ماہوار کی بھی ہو تب بھی اسے قبول نہ کروں اگر مجھے اپنی احمدیت چھپانی پڑے۔ اس پر آپ خاموش ہوگئے۔

اتفاق سے اسی روز حضرت مولوی عبدالقادر صاحب لدھیانہ سے تشریف لائے تو اُنہیں کرنل کے ہاں ملازمت کا معلوم ہوگیا۔ وہ اصرار کرکے اگلی شام مجھے کرنل کی کوٹھی پر لے گئے۔ ہم ابھی گیٹ سے باہر ہی تھے کہ صحن میں کھڑے کرنل نے بلند آواز سے کہنا شروع کردیا کہ مولانا! اتھے کوئی نوکری نئیں۔ بایں ہمہ حضرت مولوی صاحب مجھے ساتھ لئے کرنل کے قریب پہنچ ہی گئے۔ تب کرنل نے حاکمانہ لہجہ میں کہا کہ جو نوکری تھی وہ کل ایک سکھ لڑکے کو دیدی ہے۔ اس پر ہم واپس آگئے۔ میرا دل کرنل کے بُرے سلوک پر سخت آزردہ تھا اور مَیں نے مغرب کی نماز کی سنتوں میں نہایت عاجزی سے دعا کی کہ اے اللہ مجھے ایسا رزق دے کہ میں کرنل جیسے لوگوں کا محتاج نہ بنوں۔

اگلے روز میں اپنی دکان کھولے بیٹھا تھا۔ کوئی گاہک تھا، نہ مال۔ میرا ایک سکول فیلو مادھورام آیا اور مجھے کہنے لگا کہ دکان میں چیزیں تو ہیں نہیں اس لئے گاہک بھی نہیں آتے، تم کماتے کیا ہو اور کھاتے کہاں سے ہو؟ میں نے کہا کہ میرے پاس روپیہ ہی نہیں تو سامان کہاں سے لاؤں، ملازمت بھی کسی نے نہیں دی۔ وہ بولا کہ تم میٹرک پاس ہو، میڈیکل سکول لاہور میں کیوں داخل نہیں ہوجاتے؟ میں نے کہا کہ اگر میرے پاس پیسے ہوتے تو اپنے شہر کے کالج ہی میں کیوں نہ داخل ہوجاتا۔ وہ کہنے لگا کہ میڈیکل سکول کے لئے ریاست سے وظیفہ ملتا ہے۔ میں نے کہا مجھے وظیفہ کس نے دینا ہے؟ اُس نے کہا کہ میرے محلّہ میں میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کا سیکنڈ کلرک لالہ مولک رام رہتا ہے، مَیں اسے کہوں گا کہ تمہیں وظیفہ دلوادے۔ میں نے کہا کہہ دو۔ تب اُس لڑکے نے اسی شام کلرک صاحب کو کہا اور اُس نیک دل کلرک نے چند دن بعد کی تاریخ بتلادی اور کہا کہ Major Ainsworth کی کوٹھی پر اتنے بجے درخواست لے کر پہنچ جانا۔ چنانچہ میں پہنچ گیا اور حسب وعدہ کلرک نے میری درخواست پیش کردی۔ صاحب بہادر نے میرا چہرہ دیکھ کر صرف یہ پوچھا کہ کیا تم میڈیکل سکول لاہور میں داخلہ لینا چاہتے ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا تو انہوں نے پرنسپل کے نام چٹھی لکھ کر مجھے دی اور فرمایا کہ کل ہی لاہور روانہ ہوجاؤ کہ پرسوں داخلہ لیا جارہا ہے۔ چنانچہ میں 20/اپریل 1908ء کو میڈیکل سکول میں داخل ہوگیا۔ تب میں نے خداتعالیٰ کو پہچانا کہ وہ غریبوں کا خبرگیر ہے اور صرف وہی ہے جو سچی محبت کرسکتا ہے۔

لاہور میں میرے چار سال نمازوں اور سجدوں میں گزرے۔ میں ایک حقیر ترین طالبعلم سے باعزت بنتے ہوئے آخری امتحان میں کامیاب ہوا۔ پھر جس طرح اللہ تعالیٰ نے میری جسمانی غذا کا انتظام غیرمعمولی طور پر فرمایا، اسی طرح میری روحانی غذا کا انتظام بھی معجزانہ رنگ میں فرمادیا۔ چنانچہ مجھے لاہور میں آئے صرف دس روز ہوئے تھے کہ حضرت مسیح موعودؑ 29/اپریل 1908ء کو لاہور تشریف لے آئے تا میں حضورؑ کے فیض صحبت اور کلمات طیبات سے مستفید ہوسکوں۔

میڈیکل سکول میں کامیاب ہوکر مَیں 12 جون 1912ء کو راجندر ہسپتال پٹیالہ میں ملازم ہوگیا۔ خداتعالیٰ کے فضل سے میرے افسر میرے کام سے خوش تھے اور ابھی ایک سال بھی نہ ختم ہونے پایا تھا کہ مجھے اہم کام سپرد کردیئے گئے۔ سب سے بڑے افسر ڈاکٹر کاون نے تو عملہ کے سامنے یہ بھی کہہ دیا کہ اُس نے مجھ جیسا سب اسسٹنٹ سرجن اپنی تمام سروس کے زمانہ میں نہیں دیکھا۔ ایک دو سال کے عرصہ میں میری شہرت ہر خاص و عام میں پھیل گئی یہاں تک کہ مجھے مہاراجہ صاحب کے خاص طبی عملہ میں لیا جانے لگا۔ جو میری متضرعانہ دعا کی وجہ سے رُک گیا۔ کیونکہ مجھے اپنے دین کے برباد ہوجانے کا خطرہ تھا۔

ایک روز جبکہ میں اپنے ہسپتال کے آپریشن روم کے (جس کا میں انچارج تھا) باہر چبوترے پر کھڑا ہوا تھا کہ سامنے وہی کرنل رمضان نظر آیا۔ اُس نے مجھے فرشی سلام کیا اور لجاجت سے کہنے لگا کہ میرے بزرگ کی آنکھ کا آپریشن ہونا ہے۔ مہربانی فرماکر اس کا خیال رکھیں۔ میں نے اسے تسلی بخش جواب دیدیا اور اس کے برے سلوک کو نہ جتایا۔ مگر میرا دل اپنے ربّ محسن کے حضور سجدہ میں گر گیا۔

اب خداتعالیٰ کے فضل سے مجھے فراخیٔ رزق تو حاصل ہوچکی تھی لیکن خداتعالیٰ مجھے روحانی رزق بھی بکثرت دینا چاہتا تھا۔ میں 1906ء سے جماعت پٹیالہ کا سیکرٹری تھا نیز 1906ء سے انجمن تشحیذ الاذہان کا ممبر بھی تھا لیکن میرا ذاتی تعارف حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ساتھ نہ ہونے کے برابر تھا۔ لیکن نہ معلوم میرے مولیٰ نے حضورؓ کے دل میں میرا خیال کس طرح ڈالا کہ حضورؓ کی جانب سے شفقت نمائی ہونے لگ گئی۔ پھر 1918ء میں انفلوئنزا کی سخت وبا پھوٹی اور سخت موتا موتی لگی۔ قادیان میں بھی اس کا زور ہوا اور کئی احباب کی موت کا موجب بنی۔ حضورؓ پر بھی اس مرض کا سخت حملہ ہوا۔ یہاں تک کہ اپنی حالت کے پیش نظر حضورؓ نے وصیت بھی لکھوا دی۔ حضورؓ کا علاج یونانی اور انگریزی دونوں طریقوں سے کیا جارہا تھا۔ لیکن ایک مرحلہ ایسا آگیا کہ دوسرے ڈاکٹر کی ضرورت پڑ گئی۔ ایسے میں بیک وقت دوتار حضرت میاں بشیر احمد صاحبؓ کی جانب سے دیئے گئے۔ ایک حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کو پانی پت میں اور دوسرا خاکسار کو۔ خاکسار کو یہ تار جمعہ کی نماز کے وقت ملا۔ صاحب سول سرجن نے بمشکل دو دن کی میری رخصت منظور کی۔ میں نے اسی شام کو قادیان کی راہ لی اور اگلے روز دوتین بجے قادیان پہنچ گیا۔ قریب چار بجے مجھے حضورؓ کی خدمت میں لے جایا گیا۔ حضورؓ دالان میں زمین پر کئے ہوئے بستر پر، جہاں حضرت مسیح موعودؑ رہا کرتے تھے، لیٹے ہوئے تھے۔ مجھے دیکھ کر حضورؓ خوش ہوئے اور اپنی بیماری کا حال بیان فرمانے لگ گئے۔ بیان کے دوران اتفاق سے اہل پیغام کا (غالباً ان کی ایذارسانی) کا ذکر آگیا تو آپؓ کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ حضورؓ کا بیان ختم ہونے پر میں نے آپؓ کا طبی معائنہ کیا اور بشرح صدر بتلایا کہ پھیپھڑے اور دل خداتعالیٰ کے فضل سے بالکل محفوظ ہیں اور دونوں نہایت عمدہ ہیں۔ یہ سن کر حضور کو بہت تسلی ہوئی اور حضور کا چہرہ پُررونق نظر آنے لگا۔ حضورؓ نے میری چارپائی اسی دالان میں لگوادی اور میری دو دن کی رخصت میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ کو پٹیالہ بھیج کر تین ماہ کی توسیع کروادی۔ علاج معالجہ کا سلسلہ جاری ہوگیا اور خداتعالیٰ کے فضل سے صحت میں روز بروز ترقی ہوتی چلی گئی۔ میری رہائش رخصت کے اختتام تک اسی دالان میں رہی اور حضورؓ بھی اسی کمرہ میں قیام فرما رہے۔ رات کو صرف میں ہی حضورؓ کے پاس سوتا تھا اور

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 23/مئی 2007ء میں مکرم ظفر محمد ظفر صاحب کی قادیان کے درویشوں کے نام ایک نظم شائع ہوئی ہے جس میں سے انتخاب ذیل میں پیش ہے:

بہت بڑا ہے تمہارا مقام درویشو!
کرو قبول ہمارا سلام درویشو
نہ پی سکے جسے دنیا کے زور و زر والے
پیا ہے فقر کا تم نے وہ جام درویشو
ہے بادشاہی سے افضل تمہاری درویشی
رہے گا زندہ ہمیشہ یہ نام درویشو

ہم دونوں اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے۔

جس روز میں پٹیالہ کو واپس روانہ ہورہا تھا، اُس روز حضورؓ نے میرے اعزاز میں بہت سے احباب کو دعوت طعام دی اور مجھے قصبہ کے باہر تک چھوڑنے کے لئے تشریف لائے۔ پٹیالہ میں مجھے چند دن بھی نہ گزرے تھے کہ حضورؓ نے خطوں کے ذریعہ علالت طبع کا لکھنا شروع کردیا۔ آخر حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ کو پٹیالہ بھجوا کر میری چھ ماہ کی رخصت منظور کروادی اور میں صرف تیرہ روز بعد دوبارہ قادیان پہنچ گیا۔ اس دفعہ مجھے دارالبرکات میں ٹھہرایا گیا اور پھر روزانہ ایک وقت اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھانے کا کئی ماہ تک موقعہ مل گیا۔ چندہ ماہ بعد حضور کے منشاء سے میں نے اپنا استعفیٰ لکھ بھیجا اور اپنے اہل وعیال کو پٹیالہ سے بلاکر عافیت کے قلعہ میں بسالیا اور مجھے 45 سال سے حضورؓ اور دیگر افراد خاندان کی خدمت کا موقع مل رہا ہے۔ گویا اُس الہام کی عجب شان ہے کہ مجھے سالہا سال سے تاایں دم (1964ء) حضرت مسیح موعودؑ کے مثیل اور خلیفہ برحق کے دسترخوان سے کھانا کھلوا رہا ہے۔

مکرم میجر سید سعید احمد صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 12/مارچ 2007ء میں مکرم سید حسین احمد صاحب اپنے مضمون میں اپنے والد محترم میجر سید سعید احمد صاحب کا تفصیلی ذکر خیر کرتے ہیں۔

میرے دادا محترم ظہور الحسن احمدی صاحب نے 1910ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے ہاتھ پر 23 سال کی عمر میں بیعت کی تھی۔ 1937ء کے جلسہ سالانہ پر وہ شدید سردی سے نمونیا میں مبتلا ہوکر 18 جنوری 1938ء کو بنوں میں وفات پاگئے جہاں وہ بسلسلہ ملازمت مقیم تھے۔ جنازہ قادیان لایا گیا، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین ہوئی۔ آپ کو سلسلہ سے بہت محبت تھی اور بہت نڈر احمدی تھے۔ اکثر قادیان جاتے۔ حضرت مصلح موعودؓ سے خاص عقیدت اور محبت تھی۔ مطالعہ کتب کا بہت شوق تھا۔ کتب حضرت مسیح موعودؑ کے اوّل ایڈیشن حاصل کرکے ان کے نوٹس تیار کرتے۔ آپ کا تعلق لدھیانہ کے معروف محلہ صوفیاں سے تھا۔ آپ کے ماموں ڈپٹی امیر علی صاحب کی کوٹھی میں حضرت اقدس علیہ السلام نے 1884ء میں قیام فرمایا تھا۔ ڈپٹی صاحب بہت علم دوست انسان تھے۔

محترم ظہور الحسن احمدی صاحب محکمہ PWD میں ملازم تھے۔ صوبہ سرحد کے مختلف شہروں میں متعین رہے۔ آپ نہایت سادہ مزاج، صوفی منش، دیانتدار اور دعاگو انسان تھے۔ آپ نے شدھی کی تحریک کے دوران احمدی مجاہدین کے ساتھ خدمت سرانجام دی۔ آپ کے 5 لڑکے اور 4 لڑکیاں تھیں۔ سب سے بڑے سید ابوالحسن صاحب S.P پولیس افسر تھے۔ 1948ء میں حضرت مصلح موعودؓ کے دورہ لنڈی کوتل اور طورخم کے دوران اپنی نئی گاڑی Chevrolet پیش کی اور گاڑی چلانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ دوسرے نمبر پر بریگیڈیئر ڈاکٹر سید ضیاء الحسن صاحب راولپنڈی تھے۔ آپ ناظم ضلع انصاراللہ اور سیکرٹری اصلاح و ارشاد کے عہدہ پر بھی کام کرتے رہے۔ وفات 1994ء میں ہوئی۔ پھر محترم سید سعید احمد صاحب تھے جو 1919ء میں مالاکنڈ صوبہ سرحد میں پیدا ہوئے۔ جب حضرت مصلح موعودؓ نے 1934ء میں تحریک جدید کے اعلان پر توجہ دلائی کہ احمدی اپنی اولاد کو مرکز سلسلہ قادیان، حصول علم اور پاک دینی ماحول کے لئے بھجوائیں۔ اسی سال آپ کو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان داخل کرادیا گیا۔ آپ نے 1936ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ رہائش تحریک جدید بورڈنگ میں تھی۔ حضورؓ اور صحابہؓ کی مجالس اور قرآن وحدیث کے درس میں شامل ہوتے۔ کتب سلسلہ کے مطالعہ کا بھی شوق پیدا ہوگیا۔ ہاکی اور فٹبال ٹیم کے پُرجوش کھلاڑی تھے۔ میٹرک کے بعد خالصہ کالج امرتسر میں داخلہ لیا تو وہاں کی فٹبال ٹیم کے کپتان بنادیئے گئے۔ F.A. کے بعد پنجاب یونیورسٹی میں داخل ہوئے لیکن جنگ عظیم دوم شروع ہونے پر آپ تعلیم چھوڑ کر فوج میں شامل ہوگئے اور 1943ء میں کمیشنڈ افسر کی حیثیت سے پاس آؤٹ ہوئے۔ مختلف جگہوں پر تعینات رہنے کے باوجود آپ کا رابطہ قادیان اور پھر ربوہ کے ساتھ بدستور قائم رہا۔ چندہ کی رسیدیں سنبھال کر رکھتے۔ اپنی پہلی تقرری کی خوشی میں جالندھر کینٹ سے 114 روپے چندہ بھجوایا تو ناظر صاحب مال کا رسیدی کارڈ 1943ء کا اب بھی محفوظ ہے۔ 1947ء میں حفاظت مرکز قادیان کے لئے بھی فرائض ادا کئے۔

دسمبر 1949ء میں ربوہ میں آپ کا نکاح محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے پڑھایا۔ اُس وقت آپ پشاور میں تعینات تھے۔ محترمہ سیدہ نے پشاور کی لجنہ کو بیدار کرنے کے لئے بہت محنت سے کام کیا۔ پھر جہاں بھی رہیں احمدی مستورات کو لجنہ کی تنظیم سے وابستہ کیا اور قادیان اور ربوہ کی اعلیٰ تربیت کا فیض عام خواتین کو بھی پہنچایا۔ آپ نے ہر موقعہ پر برقعہ کے ذریعہ بہترین پردہ کیا اور اسی پردہ میں ہی فوجی پریڈ اور دیگر ملکی تہواروں کی تقاریب میں موجود ہوا کرتیں۔

پشاور، ایبٹ آباد اور مری کی تقرری کے دوران خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے افراد اور متعدد عزیز واقارب موسم گرما میں ان کے ہاں ٹھہرتے تو دونوں میاں بیوی مہمانوں کی خدمت اور خبرگیری میں ہمہ تن مصروف رہتے۔ دورانِ ملازمت آپ نے تعلق احمدیت کا بڑے فخر سے ہمیشہ اظہار کیا۔ 1956ء میں جب حضرت مصلح موعودؓ کا قیام خیبر لاج مری میں تھا تو آپ بھی مری میں ہی تعینات تھے۔ نمازوں میں حاضر ہونا اور انتظامات میں مدد کرنا آپ کا معمول تھا۔

1972ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ جب موسم گرما میں ایبٹ آباد مقیم تھے تو آپ بھی ایبٹ آباد میں تعینات تھے۔ دو ماہ تک مہمانوں کی کثیر تعداد کے باعث دونوں میاں بیوی نے اپنی چارپائیاں برآمدہ میں ڈال کر تمام کمرے مہمانوں کو دیدیئے تھے۔ اسی دوران 13 جولائی 1972ء کی شام آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو تاریخی آرمی میس ایبٹ آباد میں چائے کی دعوت پر مدعو کیا۔ حضورؒ تشریف لائے تو تیس چالیس فوجی افسران نے استقبال کیا۔ ابتدائی تعارف اور استقبالیہ جملوں کے تبادلہ کے بعد حضورؒ نے اپنے 1970ء کے کامیاب دورۂ افریقہ کی روئداد بیان فرمائی اور مختلف صدور اور وزرائے اعظم کی ملاقات کا تذکرہ فرمایا۔ نیز آکسفورڈ یونیورسٹی لندن میں تعلیم کا ذکر بھی آیا۔ ان تمام واقعات کے بیان کرتے وقت ان فوجی افسران کے چہروں کے تاثرات اجنبیت سے اپنائیت کی طرف مائل ہوتے گئے۔ اس وقت حضور کی شخصیت کا جمال وجلال عروج پر تھا۔

1973ء میں آپکا تبادلہ کور ہیڈکوارٹر منگلا چھاؤنی ہوا۔ کور کمانڈر جنرل عبدالعلی ملک صاحب تھے اور ان کی بیگم صدر لجنہ تھیں۔ آپکی اہلیہ جنرل سیکرٹری تھیں۔ اس کے علاوہ ایک درجن احمدی فوجی افسران اور فیملیز بھی یہاں مقیم تھیں۔ آپ کا گھر نماز جمعہ اور اجلاسات کا مرکز ہوا کرتا تھا اور آپ ہی امامت کرواتے تھے۔

آپ بالالتزام جلسہ سالانہ ربوہ میں بچوں کو ساتھ لے کر شامل ہوا کرتے۔ دیگر مواقع پر بھی ربوہ جاتے۔ جلسہ سالانہ پر کئی سال حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے عملہ حفاظت خاص میں ڈیوٹی بھی دی۔ ربوہ میں منعقدہ فضل عمر درس القرآن کلاس میں اپنے دونوں بیٹوں کو بھواتے۔ گھر پہ نماز باجماعت خود پڑھایا کرتے۔ سب بچوں نے سکول کے ایام میں ہی ترجمہ قرآن کریم اپنی والدہ صاحبہ سے سبقاً سبقاً پڑھ لیا تھا۔ ہر سپارے کے اختتام پر تحریری امتحان لیا جاتا۔ ایک چارٹ پر پڑھے ہوئے رکوعات کی تعداد درج کی جاتی اور اوّل آنے والے کو انعام ملتا۔

آپ 1945ء میں نظام وصیت میں شامل ہوئے۔ غرباء اور ضرورتمندوں کی خاموشی سے امداد کرتے۔ اپنے زرعی رقبہ ضلع قصور میں جہیز کیلئے غریب مزارعین کو رقم دیتے۔ ایک بچہ کی آنکھ کے علاج کیلئے دس ہزار روپے دیئے۔ آپ تین سال زعیم انصاراللہ حلقہ چھاؤنی لاہور بھی رہے۔ ایک سال مجلس مشاورت ربوہ کے ممبر بھی منتخب ہوئے۔ حلقہ کیولری گراؤنڈ کے محصل مال کے طور پر بھی خدمت بجالاتے رہے۔

16/جولائی 2005ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پاکر بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

پیاز

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 24/فروری 2007ء میں مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب نے اپنے معلوماتی مضمون میں پیاز کے خواص پر روشنی ڈالی ہے۔

الہامی کتابوں میں سے تورات میں پیاز کا ذکر ملتا ہے کہ جب حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے نکلے اور اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے من وسلویٰ کا انتظام فرمایا تو ایک ہی قسم کا کھانا کھاتے ہوئے بنی اسرائیل اُکتا گئے اور اس کا اظہار یوں کیا: ''ہم کو وہ مچھلی یاد آتی ہے جو ہم مصر میں مفت کھاتے تھے اور ہائے وہ کھیرے اور وہ خربوزے اور گندنے اور پیاز اور لہسن لیکن اب تو ہماری جان خشک ہوگئی، یہاں کوئی چیز میسر نہیں اور من کے سوا ہم کو اور کچھ دکھائی نہیں دیتا''۔ (گنتی باب 11 آیت 5)۔ اسی واقعہ کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی فرمایا ہے (سورۃ البقرہ آیت نمبر 62)۔

اس شکوہ کی وجہ یہ تھی کہ بنی اسرائیل مصر میں پیاز کھانے کے عادی تھے ان کے کھانے کا یہ ایک اہم جزو تھا۔ فرعون کی غلامی میں جب وہ بیگار کیا کرتے تھے تو ایک بار انہوں نے ہڑتال کردی تاکہ اُن کو روٹی کے ساتھ نمک کے علاوہ پیاز بھی دیا جایا کرے۔ یہ مطالبہ مان لیا گیا۔

پیاز کی اس وقت اڑہائی ہزار سے زائد اقسام تیار ہوچکی ہیں۔ کئی اقسام صرف ادویات میں استعمال ہوتی ہیں۔ تین ہزار امراض ایسے ہیں جن میں پیاز کا استعمال ہوتا ہے۔ پیاز میں حیاتین اور دوسرے قیمتی عناصر بڑی مقدار میں موجود ہیں۔ اس میں نشاستہ، چونا، تانبا، فولاد، گندھک، میگنیشیم، پوٹاشیم وغیرہ شامل ہیں۔

فرانس میں پیاز کا استعمال کئی طریقوں سے اور دیگر ممالک کی نسبت بہت زیادہ کیا جاتا ہے۔ مشہور فرانسیسی محقق گستان ولی بان تاریخ عرب پر ایک سند رکھتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ کھجور کے بعد عربوں کی بہترین اور پسندیدہ غذا پیاز اور لہسن جیسی سبزیاں تھیں۔ خلفائے عباسیہ کے دور میں پیاز کے گوناگوں خصائص دریافت کئے گئے۔ بوعلی سینا کی مشہور کتابوں میں پیاز کے بارے میں جو معلومات درج ہیں انہیں آج کے سائنسدان بھی درست مانتے ہیں۔ ہارون اور مامون الرشید کے عہد میں پیاز کے مربے اور چٹنیاں ایجاد کی گئیں جو خلفاء کو بہت پسند تھیں۔ 1956ء میں یورپ میں پہلی بار جڑی بوٹیوں اور پودوں پر جو کتاب لکھی گئی اس میں تمام تر معلومات عربی اور یونانی کتابوں سے اخذ کی گئیں۔ اس کا ایک خاص باب پیاز کے خصائص پر مشتمل ہے جس میں پاگل کتے کے کاٹے کا علاج پیاز سے بتایا گیا ہے۔ نیز گنجے پن کا بہترین علاج بھی پیاز کے عرق کا سر پر مالش کرنا لکھا گیا ہے۔

مغل شہنشاہ بابر اپنی خودنوشت تزک بابری میں لکھتا ہے کہ ہم پر ایسا وقت بھی آیا جب کھانے کو کچھ نہ ملا، آخر پیاز اور شہد کے ذریعے بھوک مٹائی اور ایسی جسمانی طاقت حاصل ہوئی جو اعلیٰ سے اعلیٰ مقوی ترین غذاؤں سے بھی نہ ملی۔

شہنشاہ ہمایوں حقے کا شوقین تھا۔ طبیب تمباکو کو پیاز کے عرق میں ملا دیتے تھے۔ شاہی دسترخوان پر پیاز کے مختلف سالن، اچار اور چٹنیاں موجود رہتی تھیں۔ اکبر کے دَور میں پیاز کے استعمال میں بے انتہا جدتیں پیدا کی گئیں۔ نواب سعادت علی خاں کا ایک باورچی محض پیاز بنانے کی اجرت پانچ سو روپے ماہوار لیتا تھا۔ وہ پیاز کو اس طرح گلاتا تھا کہ معلوم ہوتا کہ کچی پیاز کی گھٹیاں دسترخوان پر رکھ دی گئی ہیں لیکن جب کھاتے تو لاجواب معلوم ہوتا۔

مہلک اور خراب زخموں کو اچھا کر دینے کی صلاحیت پیاز میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ دوسری عالمگیر جنگ کے دوران روسی ڈاکٹروں نے ادویہ کی کمی کی وجہ سے محاذ جنگ پر زخمی ہونے والے سپاہیوں کا علاج محض کچے پیاز سے کیا تھا۔ زخم پر پیاز باندھ دیا جاتا تھا اور ایک دو دن بعد زخم خشک ہوجاتا۔ اس کے علاوہ گلے کے بڑھے ہوئے غدودوں، کالی کھانسی، دمہ، پھیپھڑے اور حلق کی دق، نزلہ زکام، ذیابیطس، سردرد، مرگی، معدے اور بواسیر کے امراض میں مختلف طریقوں سے پیاز کا استعمال شفایابی کی ضمانت ہے۔ زہریلے کیڑے کے کاٹے کا فوری علاج پیاز کا پانی ہے۔ سانپ، بچھو اور بھڑ کاٹ لے تو جسم کے اس حصہ پر پیاز اور نوشادر کا پانی لگانے سے چند منٹوں میں سوزش جاتی رہے گی۔ انسائیکلوپیڈیا آف میڈیسن میں پیاز کے بارہ میں کئی حقائق درج ہیں۔

حال ہی میں سوئٹزرلینڈ کے سائنس دانوں نے انکشاف کیا ہے کہ پیاز میں ایک کیمیاوی جزو GPCS پایا جاتا ہے جو ہڈیوں سے کیلشیم جیسے اہم جزو کو ضائع ہونے سے روکتا ہے۔ پس یہ کوئی معمولی سبزی نہیں بلکہ بہت کارآمد سبزی ہے۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 16/مارچ 2007ء میں شامل اشاعت مکرم ڈاکٹر محمد صادق جنجوعہ صاحب کی نظم ''طلوع آفتاب'' سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

ایک شب مغرب میں دیکھا جب طلوع آفتاب
نشأۃ ثانی کی دیکھی جھلکیوں کی آب و تاب
ایک دن پہنچیں گی کرنیں اس کی تا حد زمیں
دیکھی ہے بنیاد اس کی برلب رود چناب

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

11th July 2008 – 17th July 2008

Please Note that programmes and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 11th July 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, & MTA News
01:00 Seerat-un-Nabi (saw): discussion programme on the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw) .
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 3rd May 1995.
02:40 Huzoor's tours: programme documenting Huzoor's visit to Fiji.
03:15 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 11th February 1998.
04:55 Mosha'airah: an evening of poetry.
06:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:35 Jalsa Salana Canada: repeat of proceedings from Jalsa Salana Canada 2008, including Flag hoisting ceremony. Recorded on 27th June 2008.
08:35 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 27th June 2008, from Canada.
09:35 Jalsa Salana Canada: repeat of programmes, recorded on 27th June 2008.
10:40 Indonesian Service
12:00 Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, from Baitul Futuh, London.
13:25 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:45 Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
16:00 Friday Sermon [R]
17:15 Spotlight: an interview with Malik Abdul Rasheed about his spiritual journey to Islam.
18:05 Le Francais C'est Facile: lesson no. 102.
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif, recorded on 4th July 2008.
20:35 Friday Sermon [R]
21:45 Jalsa Salana Canada 2008: repeat of proceedings from Jalsa, including flag hoisting ceremony. Recorded on 27th June 2008.
22:45 Friday Sermon: recorded on 27th June 2008.
23:45 Jalsa Salana Canada 2008: repeat of proceedings.

Saturday 12th July 2008

00:55 Tilaawat & MTA News
01:45 Friday sermon: recorded on 11th July 2008.
02:55 Jalsa Salana Canada 2008: repeat of proceedings, including flag hoisting ceremony, recorded on 27th June 2008.
03:55 Friday Sermon: recorded on 27th June 2008.
04:55 Jalsa Salana Canada 2008: repeat of proceedings.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Bustan-e-Waqfe Nau with Huzoor. Recorded on 25th March 2006.
08:00 Friday Sermon: recorded on 11th July 2008.
09:00 Jalsa Salana Canada 2008: Repeat of proceedings from Jalsa, including address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 28th June 2008.
11:30 French Service
12:05 Tilaawat & MTA News
13:05 Bangla Shomprochar: variety of programmes in Bengali, including a discussion on Ahmadiyyat.
14:05 Intikhab-e-Sukhan: live poem request programme
15:05 Jalsa Salana Canada 2008: Repeat of proceedings, including address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. [R]
17:35 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 25th October 1996.
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif, Hani Tahir and Mustapha Sabit, recorded on 5th July 2008.
20:40 Jalsa Salana Canada 2008: repeat of proceedings, including address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V [R]
23:10 Friday Sermon: delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 11th July 2008.

Sunday 13th July 2008

00:20 Tilaawat & MTA News
01:00 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 11th May 1995.
02:05 Friday Sermon: recorded on 11th July 2008.
03:10 Jalsa Salana Canada 2008: Repeat of proceedings from Jalsa, including address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 28th June 2008.
05:40 Australian Reptile Park: a documentary based on wildlife, including Snakes and Crocodiles.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor, recorded on 1st July 2006.
08:20 Canada Independence Day
09:00 Jalsa Salana Canada 2008: repeat of proceedings from concluding session, including Address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
12:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00 Bengali Reply to Allegations: discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Muslim Jama'at.
13:55 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 11th July 2008.
15:00 Jalsa Salana Canada 2008: repeat of proceedings from concluding session, including Address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. [R]
18:05 Learning Arabic: lesson no. 4.
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:30 MTA International News
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
22:20 Canada Independence Day [R]
22:45 Seerat-un-Nabi (saw)
23:25 Huzoor's Tours [R]

Monday 14th July 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
00:50 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 16th May 1995.
01:55 Friday Sermon: recorded on 11th July 2008.
02:55 Jalsa Salana Canada 2008: repeat of proceedings from concluding session of Jalsa Salana Canada, including address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor. Recorded on 2nd July 2006.
08:00 Le Francais C'est Facile: lesson no. 111
08:25 Spotlight
09:00 French service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 1st December 1997.
10:00 Indonesian Service
11:10 Medical Matters: seminar hosted by Dr Muhammad Amir Khan on psychological illnesses.
12:20 Tilaawat & MTA News
13:15 Bangla Shomprochar
14:15 Friday Sermon: recorded on 27th May 2007.
15:35 Spotlight [R]
16:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
17:05 Le Francais C'est Facile: lesson no. 111 [R]
17:30 French Service [R]
18:35 Arabic Service
19:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 17th May 1995.
20:35 MTA International News
21:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
22:05 Friday Sermon [R]
23:05 Spotlight [R]

Tuesday 15th July 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
00:55 Le Francais C'est Facile: lesson no. 111
01:15 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 17th May 1995.
02:15 Friday Sermon: recorded on 25th May 2007
03:15 Spotlight
03:55 Medical Matters
05:00 French Service
06:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:15 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor. Recorded on 9th September 2006.
08:15 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12th March 1995.
09:00 Our Life: discussion programme hosted by Dr Muhammad Iqbal.
10:00 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service
11:35 MTA Travel: a visit to the Southern coast of Turkey.
12:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:05 Bangla Shomprochar
14:05 Jalsa Salana Qadian 2005: Opening address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 26th December 2005.
15:15 MTA Travel [R]
15:40 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class [R]
16:35 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12th March 1995.
17:20 Intikhab-e-Sukhan: poem request programme
18:30 Arabic Service
20:15 MTA International News.
20:45 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class [R]
21:45 Jalsa Salana Qadian 2005 [R]
22:50 Our Life [R]

Wednesday 16th July 2008

00:00 Tilaawat & MTA News
01:05 Learning Arabic: lesson no. 2
01:25 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 18th May 1995.
02:30 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class with Huzoor, recorded on 9th September 2007.
03:30 MTA Travel: a visit to the Southern coast of Turkey.
03:55 Question and Answer Session: Recorded on 12th March 1995.
04:50 Jalsa Salana Qadian 2005.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor recorded on 10th September 2006.
08:05 Seerat Hadhrat Masih Maud (as)
09:00 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12th March 1995.
10:00 Indonesian Service
11:00 Swahili Service
12:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:05 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 21se February 1986.
14:55 Jalsa Salana UK 1992: speech delivered by Dr Saeed Ahmad Khan on the acceptance of prayers.
15:25 Attractions of Australia
15:55 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class [R]
17:00 Khilafat Jubilee Quiz
17:45 Question and Answer Session [R]
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 6th June 1995.
20:30 MTA International News
21:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class [R]
22:05 Jalsa Salana UK 1992 [R]
23:00 From the Archives [R]

Thursday 17th July 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:00 Hamaari Kaenaat
01:30 Liqaa Ma'al Arab: recorded on 6th June 1995.
02:30 Attractions of Australia
02:50 Seerat Hadhrat Masih Maud (as)
03:30 From the Archives
04:25 Khilafat Jubilee Quiz
05:25 Jalsa Salana UK 1992
06:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:05 Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor, recorded on 23rd September 2006.
08:10 English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. Recorded on 27th August 1995.
09:25 Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to Fiji.
10:00 Indonesian Service
11:10 Pushto Service
12:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:05 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 17th February 1998.
15:05 Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Fiji. [R]
15:35 Seerat-un-Nabi (saw)
16:30 English Mulaqa'at [R]
17:35 Mosha'airah: an evening of poetry [R]
18:30 Arabic Service
20:35 MTA International News
21:05 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). recorded on 17th February 1998. [R]
22:15 Seerat-un-Nabi (saw) [R]
22:50 Bustan-e-Waqfe Nau class [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT 7

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London
22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org
Vol 15 | Friday 04 July , 2008 | Issue No. 27

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ مغربی افریقہ کی مختصر جھلکیاں

احمدیہ مومنٹ کے چیف امام کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات۔

لجنہ کی جلسہ گاہ میں بچیوں کی طرف سے تہنیتی و پاکیزہ جذبات کا اظہار۔

اس زمانہ میں بہت سی قوموں، رنگوں اور نسلوں کے لوگ احمدیت قبول کر رہے ہیں۔ ان میں سے خدا تعالیٰ کے قرب کو پانے والا وہی ہوگا جو تقویٰ کے راستوں پر چلنے والا ہوگا۔ آپ پر دو ذمہ داریاں ہیں۔ ایک عہد بیعت کی پاسداری اور دوسرے وطن سے محبت۔ باہمی محبت جماعتی ترقیات کے ساتھ ساتھ ملکی ترقیات کو بڑھانے کا بھی سبب بنے گی۔ احمدیت کا یہ مقصد نہیں کہ ہم نے تعداد میں بڑھنا ہے بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ متقی لوگوں کو بڑھانے والی جماعت ہو۔

جن نائیجیرین کو مَیں ملا ہوں یا جن سے خط و کتابت ہوتی ہے مَیں نے ان سب کو اخلاص و وفا میں بہت آگے پایا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ اخلاص و وفا مزید بڑھے۔

(جلسہ سالانہ نائیجیریا سے اختتامی خطاب)

نصرت الٰہی کا غیر معمولی تائیدی نشان اور غیروں کے تاثرات۔ نصرت جہاں بورڈ نائیجیریا کے ساتھ میٹنگ میں مختلف انتظامی امور سے متعلق اہم ہدایات۔ فیملی ملاقاتیں، واقفین نو بچوں اور بچیوں کی کلاس میں اہم نصائح۔

(نائیجیریا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر جھلکیاں)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

4 مئی بروز اتوار 2008ء

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔

نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چاڈ اور کیمرون کے وفود کے ان ممبران کو شرف مصافحہ سے نوازا جو قبل ازیں اپنے ملک کے وفود کی ملاقات میں شامل نہیں ہو سکے تھے۔ ان سبھی احباب نے باری باری حضور انور سے مصافحہ کی سعادت پائی۔ ساتھ ساتھ ان کے صدر جماعت اور معلّم ان کا تعارف کراتے۔

احمدیہ مومنٹ کے چیف امام کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ ملاقات

احمدیہ مومنٹ کے چیف امام اپنے ایک نمائندہ کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کے لئے لیگوس (Lagos) سے آٹھ صد کلومیٹر کا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ نائیجیریا میں 1940ء میں ایک گروپ جو بڑی تعداد میں تھا اور امیر لوگ تھے یہ وہاں اس وقت کے امیر اور مبلغ انچارج سے ناراض ہو کر جماعت کے خلاف ہو گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ یا تو نظام جماعت کی اطاعت کریں یا پھر جماعت سے باہر ہو جائیں۔ اس پر یہ لوگ اپنی مسجدیں وغیرہ لے کر باہر ہو گئے تھے۔

صبح نماز فجر کے بعد یہ چیف امام اور ایک اور بزرگ نمائندہ حضور انور سے ملے۔ حضور انور نے ان کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اب تو ہر چیز روشن اور واضح ہو کر سامنے آ رہی ہے۔ آپ یہاں نائیجیریا میں بھی دیکھ رہے ہیں اور دنیا میں بھی دیکھ رہے ہیں اس لئے اب ضدّ چھوڑ دیں اور واپس آ جائیں کیونکہ جماعت کی ترقی اور برکات خلافت سے وابستہ ہیں۔ خدا تعالیٰ سے دعا کریں اور رہنمائی مانگیں اور اب اس بارہ میں سوچیں۔ ان لوگوں نے حضور کی بات بڑے آرام سے سنی اور اثبات میں سر ہلایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

آج جلسہ سالانہ نائیجیریا کا آخری دن تھا۔ پروگرام کے مطابق صبح دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے ''حدیقہ احمد'' کے لئے روانہ ہوئے۔ پولیس قافلہ کو ایسکورٹ کر رہی تھی۔ ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ ''حدیقہ احمد'' پہنچے اور کچھ دیر کے لئے لجنہ کے جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے۔ جونہی حضور انور لجنہ جلسہ گاہ پہنچے خواتین اور بچیوں نے فلک شگاف نعرے بلند کئے۔ سب نے یک زبان ہو کر لَاإِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه کا ورد کیا اور دل کی گہرائیوں سے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ حضور انور نے ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور سٹیج پر تشریف لے گئے۔

لجنہ کی جلسہ گاہ میں بچیوں کی طرف سے تہنیتی نغمات و پاکیزہ جذبات کا اظہار

اس موقع پر مختلف رنگوں کے لباس میں ملبوس بچیوں نے انگریزی زبان یوربا اور ہاؤسا زبان میں خدا تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ان الفاظ میں خوش آمدید کہا کہ ہم صد سالہ خلافت جوبلی کی تقریبات کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو نائیجیریا تشریف لانے پر خوش آمدید کہتے ہیں۔ ہم اس بابرکت موقع پر حضور کو صد سالہ خلافت جوبلی کی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ آج ہم بہت خوش ہیں کہ حضور ہم میں موجود ہیں۔

اس کے بعد ایک بچی رشیدہ راجی نے یوربا زبان میں اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہتے ہوئے ایک نظم پڑھی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ:

خدا کا شکر ہے کہ مقررہ ماہ کا مقررہ دن آن پہنچا۔ ہم تمام محامد کے مالک خدا کا شکر ادا کرتے ہیں۔ خلافت کے صد سالہ جشن کے موقع پر تمام طاقتوں کے مالک، عالی و کبیر، تمام روشنیوں والے خدا کا شکر ادا کرتے ہیں۔ وہ رحمٰن ہے، وہ رحیم ہے، تمام طاقتیں صرف اس کی ذات میں جمع ہیں۔ وہ بہت اعلیٰ ہے۔ میرا وہ آسمانی آقا جس نے نافرمانوں کو ہمیشہ ناکام بنایا۔ ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں یہ دن دکھایا اور اس بابرکت اجتماع کے منعقد ہونے پر بھی خدا کے شکر گزار ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اس طرح کے اور بھی بابرکت مہ و سال دکھائے۔ جماعت احمدیہ پر خدا تعالیٰ کی مہربانیاں اور انعامات لاتعداد ہیں اور ہمیں اس سے مزید فضلوں کا طالب ہونا چاہئے۔

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں